سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

جمعرات، یکم فروری 2018

(یوم الخمیس،14۔جمادی الاوّل 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 4

269

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ یکم فروری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ محکمہ جات آبپاشی، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، سی اینڈ ڈبلیو، دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015

ایک وزیر محکمہ جات آبپاشی، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، سی اینڈ ڈبلیو، دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 17-2016

ایک وزیر حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 17-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

270

3۔ حکومت پنجاب کے ریونیو وصولی اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015

ایک وزیر حکومت پنجاب کے ریونیو وصولی اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

271

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعرات، یکم فروری 2018

(یوم الخمیس، 14۔جمادی الاوّل 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ
يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ
لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۸

سورۃ التّحریم آیت 8

مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ اس دن اللہ پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (8)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

آپ کی جالیوں کے نیچے آپ کی رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے
نہ یہ بات شان سے ہے، نہ یہ بات مال و زر سے
وہی جاتا ہے مدینے آقاؐ جسے بلائیں
کیسے وہاں کے دن ہیں کیسی وہاں کی راتیں
انہیں پوچھ لو نبیؐ کا جو مدینہ دیکھ آئے
لو چلا ہوں میں لحد میں میرے مصطفیؐ سے کہہ دو
کہ ہوا تیری گلی کی مجھے چھوڑنے کو آئے

جناب سپیکر کا یوم کشمیر پر خصوصی اجلاس منعقد کرنے کے لئے معزز ممبران سے مشورہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور جیل خانہ جات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اس سے پیشتر کہ جن صاحب کا سوال ہے اُن کا نام پکاروں، میں آپ سب سے کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور یومِ کشمیر پر پنجاب اسمبلی کے خصوصی اجلاس کے حوالے سے اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہے کہ ہر سال 5۔ فروری کو یومِ کشمیر منایا جاتا ہے اور 5۔ فروری کو عام تعطیل ہوتی ہے لیکن چونکہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس جاری ہے اس لئے میری رائے ہے کہ اس دن اسمبلی کا خصوصی اجلاس منعقد کیا جائے جس میں اپنے کشمیری بہن بھائیوں سے اظہارِ یکجہتی کیا جائے اور اس سلسلے میں مجھے آپ کی راہنمائی اور مشورہ درکار ہے۔

آپ کی یاددہانی کے لئے عرض کرتا ہوں کہ فروری 2016 میں پنجاب اسمبلی کا اجلاس جاری تھا اور اسمبلی کا اجلاس خصوصی تعطیل والے دن یعنی 5۔ فروری جمعتہ المبارک کو ہوا تھا جس میں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی تھی۔ لیڈر آف اپوزیشن تشریف رکھتے ہیں، اگر وہ میری بات سے اتفاق کرتے ہیں تو اس دن ہم خصوصی طور پر اجلاس بلالیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ کشمیری بھائیوں کے ساتھ جو ظلم و بربریت روا رکھی جارہی ہے اور کشمیریوں کی نسل کشی ہو رہی ہے تو بڑی اچھی بات ہے کہ کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے اس ایوان کا خصوصی اجلاس ہونا چاہئے تاکہ بھارت کے مظالم پر بھی یہاں بات ہو سکے اور ہم کشمیری بھائیوں کے حوصلے بلند کرنے والے بنیں۔ ان کی جدوجہد آزادی کو ہم سلام پیش کریں تو میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہے کہ اس دن آپ اجلاس رکھیں جس میں ہم بھرپور طریقے سے شریک ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد ارشد!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے کہا ہے تو بالکل مقبوضہ کشمیر کے بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے حکومت پاکستان اور بالخصوص صوبہ پنجاب جو کہ ساڑھے گیارہ کروڑ کی آبادی والا سب سے بڑا عوام کا نمائندہ صوبہ ہے تو کشمیری بہن بھائیوں سے اظہار یکجہتی کے لئے ضروری ہے کہ ہم 5۔فروری کو اسمبلی کا اجلاس بلائیں جس میں حکومتی و اپوزیشن کے تمام معزز ممبران اپنے خیالات کا اظہار کریں تاکہ کشمیری حریت پسندوں کی تحریک کو مزید تقویت مل سکے۔ یہ ایک international issue ہے اور اس پر قرارداد بھی اقوام متحدہ نے پاس کی تھی لیکن اس پر عمل نہیں ہو رہا تو جیسے ستمبر 2016 میں حکومت پاکستان اور ہماری جماعت کے قائد میاں محمد نواز شریف نے جا کر اقوام متحدہ میں کشمیریوں کے حق میں پاس ہونے والی قرارداد پر عملدرآمد کروانے کی بات کی تو ہم یہ چاہیں گے کہ مقبوضہ کشمیر کی آزادی سے متعلق اقوام متحدہ کی پاس کی ہوئی قرارداد پر بھی عمل ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ٹھیک ہے جس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہم 5۔فروری کو اجلاس کریں لیکن وقت کا آپ بتا دیں کہ کتنے بجے رکھیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبران نے چونکہ دور دراز علاقوں سے آنا ہوتا ہے اور صبح دس گیارہ بجے تک وہ پہنچ نہیں پائیں گے تو جس طرح ہمارا اسمبلی سیشن already 2:00 بجے یا 3:00 بجے شروع ہوتا ہے تو اس کے حساب سے وقت رکھ لیجئے کیونکہ مال روڈ پر بھی صبح کے وقت کافی زیادہ لوگ جلسے، جلوس، ریلی اور احتجاج کرتے ہیں جس کی وجہ سے راستے بھی بند ہوں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے 2:00 بجے دن اجلاس ہو گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تمام سیاسی قائدین سے ملک کے آئینی اور ریاستی اداروں

کی کردار کشی نہ کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سپریم کورٹ نے توہین عدالت کے سلسلے میں نہال ہاشمی صاحب کو جرمانہ اور قید کی سزا سنائی ہے تو میں اس floor پر کھڑے ہو کر آپ کی توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تمام لوگ اور سیاسی قائدین جو اس ملک کے آئینی اور ریاستی اداروں کے خلاف اس طرح کا لب و لہجہ اختیار کئے ہوئے ہیں جس سے پوری قوم سکتے کی حالت میں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے لئے ایک پیغام ہے کہ وہ ان آئینی اور ریاستی اداروں کی کردار کشی اور ان کے تقدس کی پامالی کو ختم کر دیں۔ خدا کے لئے اس ملک کو آگے بڑھنے دیں کیونکہ جس انداز سے میاں برادران مسلسل عدلیہ کے اوپر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں تو یہ خدا کا خوف کریں۔ یہ ان کے لئے بھی ایک پیغام ہے کہ یہ ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اور اب لوگوں کی آنکھیں کھلی ہیں۔ اگر آپ سب سے اعلیٰ عدلیہ کو اس طرح اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر رکھیں گے تو ملک کیسے چلے گا اور اس ملک کا نظام کیسے آگے بڑھ سکتا ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عدلیہ کے خلاف اس طرح کی مہم ختم کریں کیونکہ آگے عام انتخابات ہیں جس کے لئے اپنی انتخابی مہم چلائیں۔ اپنے منشور کی بات کریں، مستقبل کی بات کریں، حال کی بات کریں، عوام کے مسائل اور ان کے دکھوں کی بات کریں۔ عدالتوں کو کوسنا اور لعن طعن کرنا چھوڑ دیں اور فوج و اسٹیبلشمنٹ کو لعن طعن کرنے سے باز آجائیں۔

جناب سپیکر: اس بارے میں تمام ہی کو سوچنا چاہئے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کو ہر وقت ملحوظ خاطر رکھا گیا کیونکہ وہ ایک سپریم ادارہ ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ ہم نے 28۔ جولائی 2017 کے فیصلے کو بھی سینے سے لگایا۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ کاش وہ لوگ جو سپریم کورٹ کے باہر "ریڈ زون" پر قبضہ کر کے بیٹھ گئے اور انہوں نے پاکستان کے دارالخلافہ میں international level پر message دیا کہ یہاں پر کوئی سٹیٹ نہیں ہے اور وہ یہاں پر lockdown کریں گے تو ان لوگوں کو بھی خدا کا خوف کھانا چاہئے۔ الحمدللہ اس عدلیہ کی بحالی کے لئے ہم نے میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں ریلی نکالی تھی، لانگ مارچ بھی کیا تھا اور آج بھی عدلیہ کی بحالی کے لئے ہمارا ایجنڈا ہے۔ امپائر کی انگلی کا اشارہ کرنے والوں کو خدا کا خوف کھانا چاہئے اور پاکستانی عوام کا احساس کرنا چاہئے۔ خیبر پختونخوا صوبہ کی عاصمہ رانی کے قاتلوں کو گرفتار کرنا چاہئے اور ہمیں اپنا attitude بدلنا ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی آپ کی۔ اب ہم سوالات کی طرف آتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: I am not permitting you. I am not permitting you, my dear. Not allowed.

مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 7497 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے--- موجود نہیں ہیں اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ان کے سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8859 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے--- موجود نہیں ہیں تو ان کو بھی اسی طرح موقع دیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9288 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ان کے سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8860 بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے تو اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا

سوال نمبر 9314 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ہے۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9023 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں سینئر سٹیزن کے لئے شیلٹر ہومز سے متعلقہ تفصیلات

*9023: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سینئر سٹیزن کے لئے شیلٹر ہومز کہاں کہاں موجود ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ان میں کیا سہولیات میسر ہیں؟

(ج) کیا ان میں سینئر سٹیزن کو میڈیکل کی سہولت بھی دی جاتی ہے اور ان کی تفریح کے لئے کیا انتظامات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام چھ سینئر سٹیزن ہومز لاہور، ملتان، نارووال، راولپنڈی، ساہیوال اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) سینئر سٹیزن ہومز میں مفت رہائش، خوراک، میڈیکل اور تفریحی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! ان اولڈ ایج ہومز میں فری میڈیکل اور کونسلنگ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور ان کی تفریح کے لئے مختلف تفریحی مقامات پر اندرون شہر اور بیرون شہر انتظامات کئے جاتے ہیں اور مفت قیام اور طعام کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا سوال senior citizens کے شیلٹر ہومز سے متعلق تھا جس کا جواب ہے کہ پانچ اضلاع میں آپ نے چھ شیلٹر ہومز کے سنٹرز بنائے ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ چونکہ یہ تعداد کافی کم ہے تو کیا ان سنٹرز کو باقی اضلاع میں بنانے اور تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس وقت صوبہ پنجاب کے ضلع فیصل آباد میں ایک Senior Citizen Home complete ہو گیا ہے۔ اسی طرح 2017-18 کی ADP میں مزید دو شہروں میں یہ سنٹرز بنانے جا رہے ہیں جس پر حکومت کام کر رہی ہے اور محکمہ بھی کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی نام بھی تو بتا دیں کیونکہ فیصل آباد کا ایک بتا رہے ہیں اس کے علاوہ بھی کوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! فیصل آباد کا سنٹر مکمل ہو گیا ہے جو کہ پچھلے سال کی ADP میں تھا اور مزید پانچ اضلاع میں ہم نئے سنٹرز بنانے جا رہے ہیں جس میں سے دو اگلے سال کی ADP میں final کریں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پنجاب کے 36 اضلاع ہیں اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے Senior Citizens کے لئے سہولیات فراہم کرنے پر حکومت پنجاب کی کوئی سنجیدگی نظر نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ senior citizens کے لئے بنائے گئے ان چھ سنٹرز میں کتنے لوگ رہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، تعداد پوچھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہر سنٹر میں 40/35 لوگ رہائش پذیر ہیں۔ ملتان میں تقریباً 35 کے قریب لوگ ہیں۔ جو لوگ بھی رجوع کرتے ہیں یا ان کے وارث رجوع کرتے ہیں تو انہیں وہاں پر admit کر لیا جاتا ہے۔ جہاں تک بات سنجیدگی کی ہے تو ان کے لئے رہائش کا بھی بندوبست ہے اور انہیں خوراک دینے کے ساتھ ساتھ ان کا میڈیکل بھی کروایا جاتا ہے جبکہ سیر و تفریح کے لئے بھی انہیں مختلف مقامات پر لے جایا جاتا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: میرا سوال تھا کہ کل تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے صرف ایک سنٹر کی تعداد 45 بتائی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کون سے سنٹر کی تعداد پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جو چھ سنٹرز ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تمام سنٹرز کی تعداد بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے equally کہا تھا کہ تقریباً اتنے کے قریب تعداد ہر سنٹر میں ہے۔ کسی سنٹر میں 35 تعداد ہے، کسی میں 40 کی تعداد ہے، کسی میں 45 کی تعداد ہے، کسی میں 50 کی تعداد ہے اگر محترمہ کسی خاص سنٹر کی تعداد پوچھنا چاہتی ہیں تو اُس کی تعداد کی تفصیل انہیں دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9519 جناب علی سلمان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9232 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں بیت المال کی رقم سے مریضوں کے علاج سے متعلقہ تفصیلات

*9232: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں بیت المال کی کتنی رقم مریضوں کے علاج کے لئے خرچ کی گئی؟

(ب) سرکاری ہسپتالوں میں بیت المال سے غریب مریضوں کے علاج کا طریق کار کیا ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں بیت المال کی طرف سے کوئی رقم خرچ نہ ہوئی کیونکہ اس عرصہ کے دوران کوئی ضلع بیت المال کمیٹی فعال نہ تھی۔

(ب) سرکاری ہسپتالوں سے علاج کے لئے مالی امداد براہ راست مریض کی بجائے متعلقہ ہسپتال میں قائم انجمن بہبودی مریضاں یا متعلقہ فلاحی ادارہ کے ہسپتال کی وساطت سے کی جائے گی۔ تاہم ضلعی / تحصیل ہسپتال میں کسی مریض کے لئے علاج کی سہولت نہ ہونے پر ضلعی کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ ایسے مریض کا علاج کسی دوسرے ضلع میں کروا سکے۔ علاج کے لئے مالی امداد کی حد۔/50000 روپے تک ہے۔ ایک مریض یہ امداد صرف ایک دفعہ حاصل کر سکتا ہے پہلی دفعہ مالی امداد۔/50000 سے کم ہونے کی صورت میں مریض دوسری بار درخواست دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال سرکاری ہسپتالوں میں بیت المال سے غریب مریضوں کے علاج سے متعلقہ ہے میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 16-2015 میں یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی کمیٹی نہیں تھی اس لئے بیت المال سے کوئی رقم خرچ نہ ہو سکی۔ اب میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ 2017 میں یہ کمیٹیاں بن چکی ہیں اور فعال ہیں؟ اب تو 2018 آ گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! نومبر میں پنجاب بھر کی تمام بیت المال کی کمیٹیاں بن چکی ہیں اور وہ active ہیں اُن کے چیئرمین اور ممبران مکمل کر لئے گئے ہیں۔ اب پورے پنجاب میں کوئی بھی ایسا ضلع نہیں ہے جہاں پر بیت المال کمیٹی نہ ہو۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ضلعی بیت المال کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ان کا ممبرز چننے کا کیا معیار ہے؟

جناب سپیکر: یہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ بتا تو دیا ہے، لکھ دیا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! معیار یہ ہے جو چیئرمین یا ممبر علاقے کے فلاحی کاموں میں دلچسپی رکھتے ہوں گے اچھی شہرت کے مالک ہوں گے، اس کام میں دلچسپی لینا چاہتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کے کام کرنے ہیں اور جو لوگوں کی خدمت کرتے ہیں وہی اس میں چیئرمین بنتے ہیں اور وہی ممبرز بنتے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ کمیٹیاں فعال ہوئی ہیں تو اب تک کوئی اخراجات کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ابھی تک یہ نہیں پتا کہ کس کمیٹی نے پنجاب میں اجلاس کر لیا ہے لیکن اُن تمام کے پاس فنڈز موجود ہیں اور جس طرح ہمارے پاس سالانہ دس کروڑ کے فنڈز ہیں اُنہیں فنڈز 80 فیصد آبادی کے لحاظ سے اور 20 فیصد برابری کی سطح پر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبر مولانا رحمت اللہ ایوان میں تشریف لائے ہیں ہم انہیں welcome کرتے ہیں۔ معزز ممبر کافی عرصہ کے بعد ایوان میں آئے ہیں۔ جی، اگلا سوال جناب علی سلمان کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9520 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب علی سلمان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کیمپ جیل میں قیدیوں کی تعداد، بجٹ اور اموات سے متعلقہ تفصیلات

*9520: جناب علی سلمان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوری 2017 سے آج تک کیمپ جیل لاہور میں کتنی اموات واقع ہوئیں اموات کی وجہ کیا تھی؟

(ب) کیمپ جیل لاہور میں قیدی کی گنجائش کتنی ہے؟

(ج) جیل میں کتنے قیدی مقید ہیں؟

(د) اس جیل کا بجٹ سالانہ کتنا ہے؟

(ہ) قیدیوں کے لئے مینیو کیا ہوتا ہے؟

(و) کیا اس جیل کا کوئی آڈٹ ہوا ہے اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) جنوری 2017 سے کیمپ جیل میں 22 اسیران کی وفات ہوئی جن میں سے بیشتر جیل سے بیرون مختلف ہسپتال میں بوجہ بیماری فوت ہوئے ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو کہ جیل انتظامیہ کی بدسلوکی یا عدم توجہ کی وجہ سے وفات پایا ہو۔ وفات پانے والے تمام اسیران کسی نہ کسی مہلک مرض میں مبتلا تھے۔ ان کے علاج معالجہ کی بھرپور کوششیں ہوتی رہیں تمام تر وفات کی (Judicial Inquest) جناب سیشن جج کے نامزد کردہ مجسٹریٹ صاحبان نے کی اور بعد از پوسٹ مارٹم نعش سب ورثاء کے حوالے ہوئیں۔ تاہم کسی بھی قیدی کی وفات کی وجہ جیل انتظامیہ کی غفلت یا غیر انسانی سلوک سامنے نہ آیا بلکہ بمطابق رپورٹ جناب علاقہ مجسٹریٹ اسیران کی وفات کی وجہ بیماری اور قدرتی ثابت ہوئیں۔

(ب) کیمپ جیل لاہور میں 2000 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج) کیمپ جیل میں اس وقت 3307 قیدی/حوالاتی مقید ہیں۔ جس میں 277 قیدی اور 3030 حوالاتی ہیں۔

(د) کیمپ جیل کے سالانہ بجٹ 17-2016 کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گورنمنٹ سے منظور شدہ قیدیوں کی خوراک کے ہفتہ وار مینیو کی کاپی ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) کیمپ جیل میں سال16-2015تک آڈٹ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب)میں پوچھا گیا تھا کہ جیل میں کتنے قیدی مقید ہیں اس کا جواب دیا گیا ہے کہ کیمپ جیل لاہور میں2000اسیران رکھنے کی گنجائش ہے اس وقت کیمپ جیل میں3307قیدی موجود ہیں۔ یہovercrowdingکی وجہ سے ہیلتھ کے بہت سارے مسائل ہوتے ہیں جس طرح اسی سوال کے شروع میں کہا گیا ہے کہ وہاں پر22قیدیوں کی ڈیتھ ہوئی ہے تو اتنی overcrowdingمیں کس طرح ممکن ہے اُن کوproperطریقے سے رکھا جائے کیونکہ پھر unhygienic conditionsاور ہیلتھissuesبنتے ہیں۔ اس کوaddressکیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات(ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر سوالrepeatکر دیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ جیل میں2000قیدی رکھنے کی گنجائش ہے لیکن اس وقت3307قیدی ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات(ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! معزز ممبرovercrowdingکے بارے میں سوال پوچھنا چاہ رہی ہیں۔ ہمارے پاس کیمپ جیل میں 2000قیدیوں کی گنجائش ہے اس وقت وہاں تقریباً3307 قیدی ہیں ڈیپارٹمنٹ نئی جیلیں بنا رہا ہے اس وقت لاہور میں سوئے آصل ایک جگہ ہے وہاں پر ہم نئی جیل بنا رہے ہیں یہ 19-2018کی اے ڈی پی جو آرہی ہے اس میں یہ شامل ہے۔ انشاءاللہ یہovercrowdingکا مسئلہ جلد حل ہو جائے گا۔ میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ہماری جیلوں میںovercrowdingبہت حد تک کم ہو گئی ہے کیوں 2008سے پہلے overcrowding 164 percent تھی لیکن اب یہ کم ہو کر ٹوٹل64فیصد رہ گئی ہے اور آنے والے دنوں میں ہماری چار نئی جیلیں فنکشنل ہو جائیں گی جس سے ہماریtotal overcrowding 33 percentرہ جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آپ اور کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ اس overcrowding کی وجہ ہیلتھ issues نہیں ہوتے جب ایک جگہ جہاں 2 ہزار لوگوں کے رہنے کی جگہ ہے وہاں آپ تین ہزار لوگوں کو گھسا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! وہاں تو 3 ہزار سے بھی زیادہ قیدی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! وہاں ہیلتھ issues نہیں arise ہوتے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! ہماری تمام جیلوں میں ہسپتال ہیں وہاں پر ڈاکٹرز بھی تعینات ہوتے ہیں اور اگر خدانخواستہ کوئی ایسا مسئلہ ہو جائے جس کے لئے ہمیں باہر سے چیک کروانا ہوتا ہے تو ہم باہر سے بھی ڈاکٹرز کو بلواتے ہیں مریضوں کو چیک کرواتے ہیں ایسا کوئی مسئلہ سامنے نہیں آیا اگر معزز ممبر کے علم میں کوئی ایسا مسئلہ ہے تو یہ ہمیں بتا دیں تو ہم اُس کو چیک کروا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9373 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی جی سماجی بہبود کا بجٹ اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*9373: میاں طارق محمود: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی جی سماجی بہبود کا مالی سال 17-2016 اور 18-2017 کا بجٹ مد وار بتائیں؟

(ب) سال 17-2016 کے دوران کتنی رقم صوبہ میں عوامی فلاح اور سماجی بہبود کے منصوبہ جات پر خرچ ہوئی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 17-2016 کے دوران کتنی سرکاری گاڑیوں کے تیل اور مرمت پر خرچ کی گئی نیز کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ کی گئی؟

(د) اس سال کے دوران کتنی رقم lapse ہوئی؟

(ہ) اس سال کے دوران کتنی رقم کی خُورد بُرد پکڑی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ڈی جی سماجی بہبود کا مالی سال 17-2016 میں غیر ترقیاتی بجٹ 115.388 ملین روپے اور ترقیاتی بجٹ 433.723 ملین روپے اور 18-2017 میں غیر ترقیاتی بجٹ 140.684 ملین روپے اور ترقیاتی بجٹ 605.000 ملین روپے ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر سماجی محکمہ ہے اور اس کا سارا بجٹ صوبہ میں عوامی فلاح اور سماجی بہبود پر خرچ ہوتا ہے۔

(ج) سال 17-2016 کے دوران -/4471732 روپے رقم سرکاری گاڑیوں کے تیل اور -/549950 روپے مرمت پر خرچ کی گئی اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں -/72998266 روپے رقم خرچ کی گئی۔

(د) اس سال 17-2016 میں -/15100644 روپے رقم lapse ہوئی۔

(ہ) ان مالی سال کے دوران کوئی رقم خُورد بُرد نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال کے جز (د) پوچھا تھا کہ 17-2016 میں کتنے فنڈز lapse ہوئے ؟ تو اس کا انہوں نے جواب دیا ہے اس سال 17-2016 میں -/15100644 روپے کے فنڈز lapse ہوئے اور دوسری طرف جو annexure دیا ہے اس میں لکھا ہے کہ سال 17-2016 میں -/36769045 روپے lapse ہوئے ان میں سے کون سا جواب درست تصور کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! -/15100644 روپے والی رقم درست ہے دوسری رقم -/36769045 روپے والی رقم غلطی سے ٹائپ ہو گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان کی کس بات پر اعتماد کر لیا جائے کہ وہ ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: جی، جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں وہ ایوان کے معزز ممبر ہیں وہ جو بات کرتے ہیں اُس کو صحیح تسلیم کیا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو annexure دیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے یہی کہا ہے کہ جو پہلی رقم آپ نے کہی ہے وہ ٹھیک ہے دوسری رقم misprint ہو گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو فنڈز lapse ہوئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے کیا ڈیپارٹمنٹ یہ نہیں دیکھتا کہ یہ فنڈز غریبوں مسکینوں کے لئے ہیں، کیا یہ فنڈز صحیح طریقے سے تقسیم نہیں ہوئے، انہیں ٹائم پر خرچ کرنا چاہئے تھا، اب ہسپتالوں میں کوئی مریض نہیں ہیں یا مریض رہے ہی نہیں اس لئے یہ فنڈز lapse ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! 2016-17 میں بیت المال کمیٹی اُس ضلع میں نہیں بن سکی تھی تو اس لئے یہ فنڈز lapse ہوئے تھے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو پیسا خرچ نہیں ہوا اس پر انہوں نے پھر کوئی کارروائی کی ہے یہ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ پیسا خرچ کرنے یہ زکوٰۃ کا پیسا مستحق لوگوں تک پہنچنا چاہئے۔ اس کی وجہ کیا ہے اس پر یہ نوٹس لینے کے لئے تیار ہیں کہ جن لوگوں نے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کہہ رہے ہیں اُس وقت کمیٹیاں قائم نہیں تھیں جس کی وجہ سے یہ فنڈز خرچ نہیں کر پائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کمیٹیاں ڈیپارٹمنٹ نے بنانی تھیں۔

جناب سپیکر: ڈیپارٹمنٹ کے پاس اُن فنڈز کو تقسیم کرنے کا اختیار نہیں تھا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو غریب مریض ہیں دوائی کی وجہ سے رہ جاتے ہیں کسی کی بیٹی کی شادی رہ جاتی ہے اس کا کوئی ذمہ دار تو مقرر کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے وہاں پر کوشش کی تھی کہ وہاں پر بیت المال کمیٹی بن سکے لیکن وہاں پر جو reports آئیں اُس کے مطابق وہ کمیٹیاں نہیں بن سکیں تھیں اب وہاں پر کمیٹی فعال ہو چکی ہیں تو جن بھی لوگوں کی requirements ہوں گی اگر مالی امداد کے لحاظ سے یا patient کے لحاظ سے تو اُن کو انشاء اللہ رقم مہیا کی جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9387 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آگئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9430 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے اگر آگئے تو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9432 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے ان کی طرف سے application آئی ہے کہ میں نہیں آسکوں گا لہٰذا ان کے تمام سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9443 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!جناب احسن ریاض فتیانہ کے سوال کو میں ان کے behalf پر take up کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو اب گزر گیا ہے جب ہم دوبارہ pending کئے ہوئے سوالات کو take up کریں گے اگر وہ اس وقت موجود نہیں ہوں گے تو پھر آپ ان کے behalf پر take up کر لینا۔ اگلا سوال نمبر 9444 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب آصف محمود کا ہے۔جی،

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9587 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں معذور افراد کی تعداد اور سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9587: جناب آصف محمود: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) معذروی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے کون کون سے افراد معذور قرار دیئے جاتے ہیں کیا ان میں چھوٹے قد والے افراد شامل ہیں؟

(ب) صوبہ میں معذور افراد کی رجسٹرڈ تعداد کتنی ہے؟

(ج) حکومت کی جانب سے معذوروں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع کی سطح پر معذوری کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے اسیسمنٹ بورڈ بنے ہوئے ہیں جہاں ہر طرح کے معذور افراد پیش ہوتے ہیں اور متعلقہ ڈاکٹروں کی ٹیم معذور افراد کا معائنہ کرتی ہے جس کی رپورٹ پر اسیسمنٹ بورڈ معذوری کا سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ چھوٹے قد والے افراد کو سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا جاتا۔

(ب) صوبہ میں رجسٹرڈ معذور افراد کی تعداد -/1,66,202 ہے یہ تعداد جون 2017 تک کی ہے۔

(ج)

1. معذور افراد کے لئے ملازمتوں کا کوٹا 2 فیصد سے بڑھا کر 3 فیصد مختص کر دیا گیا ہے۔
2. 3 فیصد کوٹا کے تحت مجموعی طور پر 4848 معذور افراد کو سرکاری ملازمتوں کی فراہمی جس میں مجموعی طور پر 1550 نابینا افراد کو سرکاری ملازمتوں کی فراہمی۔
3. معذور افراد کی بھرتی کے لئے 5 تا 15 سکیل کی ملازمتوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔
4. سرکاری ملازمتوں کے لئے عمر کی بالائی حد میں 10 سال کی رعایت۔
5. پنجاب بیت المال کے زیر سایہ معذور افراد کی مالی معاونت کے لئے 10 فیصد فنڈز مختص۔
6. 1300 سے زائد نابینا افراد کے لئے سوشل ویلفیئر کے توسط سے خدمت کارڈز کا اجراء اور 88000 معذور افراد کو پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی سے خدمت کارڈ کا اجراء۔
7. معذور افراد کے لئے مفت علاج معالجے کی سہولت۔
8. سفری سہولت میں 50 فیصد تک کرایوں میں رعائیت۔
9. گورنمنٹ اور اخوت کے اشتراک سے مائیکرو فنانسنگ کی سہولیات۔
10. سرکاری اداروں میں مفت تعلیمی سہولیات۔
11. اعلیٰ تعلیم جیسے پی ایچ ڈی اور ایم فل میں معذور افراد کے لئے ایک سیٹ مختص۔

12. سرکاری یونیورسٹی میں داخلے پر ایک لیپ ٹاپ اور ڈگری ملنے پر ایک وہیل چیئر کی فراہمی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ معذوری کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے، کون کون سے افراد معذور قرار دیئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں بنیادی طور پر یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ پنجاب میں کچھ افراد کی ایک آرگنائزیشن ہے وہ پچھلے دنوں مجھ سے ملی کہ ان کی height بہت چھوٹی ہے لیکن ان کو معذوری کا سرٹیفکیٹ نہیں دیا جاتا اور ان کو کسی جگہ accommodate بھی نہیں کیا جاتا۔ اس بارے میں محکمے کی کوئی پالیسی ہے تو مجھے kindly بتا دیں؟

جناب سپیکر: کتنے فٹ تک چھوٹے قد والے ہوتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جو معیار بنا ہوا ہے چھوٹے قد والے افراد معذوری کی لسٹ میں نہیں آتے۔

جناب سپیکر: چھوٹے قد والے میں تو جناب آصف محمود بھی شامل ہیں اور میں بھی شامل ہوں۔ (قہقہہ) اس کے لئے کچھ اور لفظ استعمال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میری مراد دو تا تین فٹ کے افراد ہیں آپ ماشاءاللہ چار فٹ سے اوپر ہی ہیں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! میں ان دو تین فٹ کے آدمیوں کو جانتا ہوں جو 17 اور 18 گریڈ کے آفیسر ہیں لیکن disability کا ایک علیحدہ chapter ہے۔ اگر کوئی بندہ جسمانی یا ذہنی طور پر معذور ہو یہ اس کے لئے ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری request ہے کہ چھوٹے قد والوں کو بھی معاشرے میں disable کی طرح ہی treat کیا جائے۔

جناب سپیکر: اگر اس کے ہاتھ پاؤں ٹھیک ہیں اور وہ چل پھر بھی سکتا ہے تو وہ معذور نہیں ہو سکتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! چھوٹے قد والے تو پاکستان کے چیف جسٹس سپریم کورٹ بھی رہے ہیں اس طرح مسئلہ خراب ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ ایسی بات نہ کریں وہ بڑے قابل احترام تھے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگر exceptional cases بیان کئے جائیں پھر تو definitely بہت ہوں گے لیکن میں ایسے اشخاص سے ملا ہوں جو بے چارے بہت کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ جو تجویز دے رہے ہیں اس کو وہ دیکھ لیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! گورنمنٹ اس بارے میں کچھ کرے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کو ضرور دیکھئے گا اگر ایسا کیس آئے تو اس کا ضرور خیال کیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس کو زیر غور لے آتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9614 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں سماجی بہبود کے دفاتر اور این جی او کی تعداد اور امداد کی تفصیل

*9614: میاں طارق محمود: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں سماجی بہبود کے کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) اس ضلع میں رجسٹر این جی او کی تعداد کتنی ہے کتنی این جی او کو حکومت مالی امداد کس کس مقصد کے لئے فراہم کرتی ہے کون کون سی این جی او غیر ممالک سے مالی امداد وصول کر رہی ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ادارے کس کس جگہ محکمہ کے تحت چل رہے ہیں ان کے نام اور ان میں کون کون سی تعلیم یا ہنر دیا جاتا ہے؟

(د) اس ضلع کے کس کس ہسپتال میں محکمہ کے دفاتر قائم ہیں ان دفاتر میں تعینات ملازمین، مریضوں کو کیا کیا سہولیات یا guide line فراہم کرتے ہیں؟

(ہ) اس محکمہ کا ضلع ہذا کا سال 2017-18 کا بجٹ کتنا ہے مدوار بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے زیر انتظام گیارہ دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ڈپٹی ڈائریکٹر، لیبر کمپلیکس نزد ضلع کچہری گجرات
2. CD پراجیکٹ کھاریاں نزد بنک الحبیب جی ٹی روڈ کھاریاں
3. CD پراجیکٹ لالہ موسیٰ نزد ریلوے پھاٹک
4. CD پراجیکٹ جلالپور جٹاں مین بازار
5. CD پراجیکٹ لیبر کمپلیکس نزد ضلع کچہری گجرات
6. جیل پراجیکٹ: ڈسٹرکٹ گجرات
7. میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، عزیز بھٹی شہید ہسپتال، گجرات
8. میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، سول ہسپتال THQ کھاریاں
9. دارالامان، گجرات
10. ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم، گجرات
11. ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی گجرات

(ب) اس ضلع میں محکمہ سے رجسٹرڈ کل این جی اوز کی تعداد 165 ہے۔ تمام این جی اوز اپنی مدد آپ کے تحت کام کر رہی ہیں جبکہ مندرجہ ذیل پانچ این جی اوز غیر ملکی امداد وصول کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. ڈیسنٹ ویلفیئر سوسائٹی گجرات۔

2. پاکستان کلفٹ اینڈ لیپ پیلٹ ایسوسی ایشن گجرات۔
3. المدثر فاؤنڈیشن باہروال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔
4. ہاشم ویلفیئر سوسائٹی پنڈی ہاشم کھاریاں۔
5. الپوراں ویلفیئر سوسائٹی تحصیل سرائے عالمگیر۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کی تفصیل جز (الف) میں بیان کر دی گئی ہے جبکہ ان اداروں میں دی جانے والی تعلیم یا ہنر کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. صنعت زار گجرات: سلائی کڑھائی، کوکنگ بیکنگ، بیوٹی پارلر، کمپیوٹر کورسز کروائے جاتے ہیں۔
2. دارالامان گجرات: مذہبی تعلیم اور سلائی کڑھائی۔

(د) اس ضلع میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے ملازمین عزیز بھٹی شہید ہسپتال، گجرات، سول ہسپتال ٹی ایچ کیو کھاریاں میں تعینات ہیں جو وہاں پر موجود مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرتے ہیں، اس کے علاوہ مریضوں کی کونسلنگ، ان کی کیس ہسٹری کی تیاری اور ہیلتھ ویلفیئر کونسل /زکوٰۃ کے ذریعے مریضوں کی امداد۔

(ہ) ضلع گجرات میں 18-2017 میں کل -/1,25,27,800 بجٹ فراہم کیا گیا جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ اس ضلع میں محکمہ سے رجسٹرڈ NGOs کی کل کتنی تعداد ہے تو انہوں نے بتایا کہ وہ 165 ہیں۔ تمام NGOs اپنی مدد آپ کے تحت کام کر رہی ہیں جبکہ مندرجہ ذیل پانچ NGOs غیر ملکی امداد وصول کر رہی ہیں۔ مجھے جو تفصیل دی ہے اس میں انہوں نے NGOs کے نام نہیں دیئے ہیں کیا منسٹر صاحب کے پاس ان کے نام ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جو "ڈیسنٹ ویلفیئر سوسائٹی گجرات" ہے اس کو UK سے فنڈنگ ہوتی ہے اور وہ لوگ کرتے ہیں جو یہاں

سے گئے ہوئے ہیں۔ "پاکستان کلفٹ اینڈ لیپ پیلٹ ایسوسی ایشن گجرات" کے لئے USA سے فنڈنگ ہوتی ہے۔ ان کو گجرات کے donors بھی funding کرتے ہیں اور گجرات سے بیرون ملک گئے ہوئے overseas بھی funding کرتے ہیں۔ اسی طرح "المدثر فاؤنڈیشن باہر وال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات" بھی وہ لوگ جو ناروے اور فرانس گئے ہوئے ہیں فنڈنگ کرتے ہیں۔ اسی طرح "ہاشم ویلفیئر سوسائٹی پنڈی ہاشم کھاریاں" کو بھی UK سے فنڈنگ ہوتی ہے اور وہاں سے وہی لوگ فنڈنگ کرتے ہیں جو یہاں سے گئے ہوئے ہیں اس کو کوئی این جی اوز فنڈنگ نہیں کرتی۔ اس طرح "اپوراں ویلفیئر سوسائٹی تحصیل سرائے عالمگیر" کو اٹلی اور امریکہ سے وہ لوگ فنڈنگ کرتے ہیں جو یہاں سے گئے ہوئے ہیں۔ ان کے بنک اکاؤنٹس اور بنکوں کے نام بھی ہیں جن کے ذریعے سے ان کو رقم deliver کی جاتی ہے جس کی تفصیل بھی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال دوسرا کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس ضلع میں محکمہ سے رجسٹرڈ کل این جی اوز 165 ہیں۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے annexure میں ان این جی اوز کے نام اور پتے نہیں دیئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! انہوں نے فنڈنگ کا پوچھا تھا تو میں نے ان کو بتا دیا کہ ان این جی اوز کو فنڈنگ کہاں سے ہوتی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے صرف ان کے نام پوچھے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم ان کو 165 کی detail دے دیتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو لوگ این جی اوز بنا رہے ہیں، ضلع گجرات میں اچھی این جی اوز بھی ہیں جو لوگوں کی خدمت کر رہی ہیں لیکن کچھ ایسی این جی اوز بھی ہیں جو لوگوں کو نقصان پہنچا رہی ہیں اور اس دھندے کو بھی چلا رہی ہیں۔ کیا ان کے نوٹس میں ہے اور انہوں نے گجرات میں ان کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کے پاس کسی بھی این جی اوز کے خلاف کوئی complaint ہے تو یہ ہمیں اس کی انفارمیشن دیں ہم انشاء اللہ اس کی انکوائری کرائیں گے اگر اس میں کوئی غلط عناصر شامل ہیں یا ان کے عزائم غلط ہیں تو ان کے خلاف کارروائی بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ آپ کو خود نوٹس لینا چاہئے اگر کوئی این جی او جعلسازی کر رہی ہے یا کام ٹھیک نہیں کر رہی ہے تو اس کو آپ کو دیکھنا چاہئے۔ آپ کا وہاں دفتر ہے کیا ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے؟ آپ ان کو ہدایت کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ان کی سالانہ آڈٹ رپورٹس ہوتی ہیں ان کے خلاف انکوائری بھی ہوتی ہے یہ نہیں ہے کہ ان کو کھلا چھوڑا ہوا ہے بلکہ ہر سال وہ محکمہ کو اپنی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے پاس complaint ہے۔ ایک "انجمن ترقی تعلیم جنڈ" ہے۔ انہوں نے بڑے بڑے اعلیٰ نام رکھے ہوتے ہیں اور جب ان کے کام دیکھے جائیں تو وہ بڑے عجیب قسم کے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں نے گاؤں سے آٹھ کنال زمین لی اور اس وقت گاؤں والوں نے اس زمین پر سکول بنانے کے لئے جو کچھ کسی سے ہو سکتا تھا انہوں نے کیا، پیسے دیئے اور سکول بن گیا۔ جب سکول نیشنلائزڈ ہوئے تو وہ سکول بھی نیشنلائزڈ ہو گیا۔ پھر اسی این جی اوز نے جا کر وہ سکول واپس لے لیا اور وہ بندہ اس سکول کو پرائیویٹ چلا رہا ہے جبکہ آٹھ کنال زمین محکمہ تعلیم کے نام پر ہے۔ کیا یہ ان کے نوٹس میں ہے؟ گاؤں والے بے چارے ذلیل ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے انہیں دو دفعہ فنڈز منظور کروا کر دیئے ہیں اور کوئی نہ کوئی این جی او stay لے کر بیٹھ جاتی ہے۔ کیا یہ بات ان کے نوٹس میں ہے اگر نہیں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے پھر انہوں نے کون سی نظر رکھی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ جو "انجمن ترقی تعلیم جنڈ" کا بتا رہے ہیں میں معزز ممبر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے باقاعدہ اس کی complaint محکمے کو کی ہے یا اسمبلی میں آ کر یاد آ گیا ہے؟

MR SPEAKER: No, No, don't be personal. Don't be personal.

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا اپنے ذہن میں رکھیں کہ ہم ان سے ہمیشہ اچھے طریقے سے بات کرتے ہیں۔ اگر ہمیں یاد نہیں آیا تو آپ کو یاد آنا چاہئے تھا اور یہ ریکارڈ آپ کے پاس ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ گاؤں والے اس کو رجسٹرڈ کرنے والوں کے پاس گئے ہیں وہاں جا کر complaint کی اگر یہ کہیں گے تو میں ان کو پورا ریکارڈ دے دوں گا۔ یہ بات بالکل غلط ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کیا ڈیپارٹمنٹ کو چاہئے نہیں کہ ایسی جو تنظیمیں ہیں ان کا خیال رکھیں۔ یہ کہتے ہیں کہ آڈٹ کرتے ہیں پھر آڈٹ کس چیز کا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے وہ land acquire کر لی تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہوں نے وہاں پر فنڈز بھی رکھے ہیں تو وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے بھی consult کریں کہ اس معاملے کو کیسے حل کیا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ میں نے انہیں پہلے بتایا ہے کہ NGOs کے نام کے اوپر بڑا خوبصورت نام رکھ کر نیچے دھندے کچھ اور ہیں۔ اسے ان کا آڈٹ کرنا چاہئے، اس بات کو دیکھنا چاہئے اور ایوان میں انہیں تسلیم کرنا چاہئے کہ یہ بات ہو رہی ہے۔ جس نام کے اوپر یہ NGO بنی ہوئی ہے۔ آٹھ کنال زمین جو محکمہ تعلیم کی ہے یہ اس پر serious notice لیں اور سب کو دیکھیں جو لوگ اس دھندے میں ملوث ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی کریں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے نشاندہی کر دی ہے۔ آپ اس کا نوٹس خود لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ سے چھوٹی سی request کرنی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے گجرات سے صدر پریس کلب اور تمام پریس کے لوگ اجلاس کی کارروائی دیکھنے کے لئے آئے ہیں تو میں ان کو welcome کہتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے، اچھی بات ہے۔ آپ کی مہربانی۔ جی، جو سوال pending تھے ان کو دوبارہ take up کرتے ہیں۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر کا سوال نمبر 7497 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 8859 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سوشل ویلفیئر کے ملازمین اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8859: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر ساہیوال کے تحت کتنے آفس اور ادارہ جات چل رہے ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان ادارہ جات کے سال 17-2016 کے بجٹ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) ان ادارہ جات کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ بتائیں اور ان ادارہ جات کے کام کی نوعیت کیا ہے مکمل تفصیل مع عرصہ تعیناتی سے آگاہ کیا جائے؟

(د) ضلع ساہیوال میں کتنے ڈے کیئر سنٹر کہاں کہاں ہیں ان میں بچوں اور ملازمین کی تعداد کتنی ہے اور ان ڈے کیئر سنٹرز میں کتنے بچے رکھے جاسکتے ہیں اور ان بچوں کو وہاں کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت ضلع ساہیوال کے دیہاتی علاقوں میں ڈے کیئر سنٹرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں کے سال 17-2016 کے بجٹ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ادارہ جات کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ اور کام کی نوعیت کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کے زیر انتظام ضلع ساہیوال میں کوئی ڈے کیئر سنٹر کام نہ کر رہا ہے 2012 میں محکمہ ترقی خواتین کے قیام کے بعد ڈے کیئر سنٹرز کا قیام اور انتظام مذکورہ محکمہ کی ذمہ داری ہے۔

(ہ) ایضاً

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں جز (الف) سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو ادارا جات کی تفصیل دی ہے تو کیا یہ ساہیوال کی population کے حساب سے سارے ڈسٹرکٹ کو cater کرتے ہیں یا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ضلع کے حساب سے تو سبھی ڈسٹرکٹ اس طرح اور بہت سارے ڈسٹرکٹ ہیں۔ اگر ان کی کوئی ڈیمانڈ ہے کہ وہاں پر کوئی اور ادارہ developed ہونا چاہئے تو بتا دیں لیکن ہمارا ڈیپارٹمنٹ بیت المال میں فنڈنگ کی تقسیم آبادی کے لحاظ سے ہوتی ہے، اگر ان کی ڈیمانڈ ہے کہ وہاں پر فلاں ادارہ ہونا چاہئے تو انشاءاللہ اس کو consider کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کا شکریہ۔ انہوں نے offer دی اور میں ان کا مشکور ہوں۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ 2014 میں ساہیوال تحصیل میں میونسپل کمیٹی کمیر establish ہوئی اور اس کی ایک لاکھ سے زیادہ کی population ہے۔ یہاں پر انہوں نے قصبہ جات میں اپنے ویلفیئر کے آفس بنائے ہوئے ہیں جس طرح سوشل ویلفیئر آفس یوڈی سی پراجیکٹ ہے، سوشل ویلفیئر آفس ہڑپہ ہے اور سوشل ویلفیئر آفس سی ڈی پراجیکٹ چیچہ وطنی ہے تو میری گزارش ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر جس کی ایک لاکھ سے زیادہ کی population ہے اس کو بھی اس میں include کیا جائے تاکہ پبلک کو facilitate کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: کمیر کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میونسپل کمیٹی ہے۔

جناب سپیکر: یہ میونسپل کمیٹی تو ہو گی لیکن ایک لاکھ سے زیادہ آبادی اس کی نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب آبادی بڑھ گئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب آپ ساہیوال گئے تھے اس وقت آبادی کم تھی لیکن اب آبادی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، غلط ہے۔ جی، بتائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ جو میونسپل کمیٹی کمیر کا کہہ رہے ہیں تو اب 19-2018 کی ADP بننے جا رہی ہے اگر کوئی proposal ان کے پاس ہے وہ دے دیں انشاءاللہ اس کو اس میں شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وہ proposal دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آپ وہاں آفس بنائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں بجٹ کی تفصیل دی ہے تو یہ اس کے اخراجات بھی بتا دیں کہ کتنے کتنے اخراجات ہیں؟ ایک اور concern ہے جس میں آپ کی

توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ساہیوال کے ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کے لئے 638500روپے رکھے گئے ہیں جبکہ ہڑپہ کے لئے 1274000روپے اور چیچہ وطنی کے لئے 149000روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال جہاں پر main ضرورت ہے اور patients کا flow بھی زیادہ ہے تو انہوں نے فنڈز کیوں کم رکھے ہیں، کیا یہ اسے population اور پبلک ڈیمانڈ کے حساب سے فنڈز بڑھائیں گے اور اس پر ڈیپارٹمنٹ کیا کرنا چاہتا ہے یہ بتایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ آبادی کے تناسب سے فنڈنگ 80 فیصد ہے اور باقی پنجاب کے تمام اضلاع میں 20 فیصد equal ہے۔ اسی طرح ڈسٹرکٹ میں ڈی ایچ کیو یا اور ان کے جو ٹی ایچ کیو ہیں یا جو ٹیچنگ ہسپتال کا ابھی بتا رہے ہیں، ہمارے ساہیوال کے ڈویژنل ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر بھی وہاں پر ہیں وہ اجلاس کرتے رہتے ہیں اور مشاورت سے اس رقم کو divide کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ وہ اس کے اخراجات بتا دیں اور وہاں پر جو deficiency ہے اور جو پبلک ڈیمانڈ کر رہی ہے تو وہ اسے کیسے cater کریں گے؟ مزید ان کے 17-2016 میں اخراجات کتنے ہیں؟ یہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ایک کا بتا دیں؟ میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ وہ لوگ جن کو ضرورت ہے یہ وہاں پر فنڈز نہیں provide کر رہے اس کا کیا حل کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! 2016-17 میں وہاں پر salaries وغیرہ تو utilize ہوئی ہوں گی لیکن چونکہ وہاں پر بھی بیت المال کی کمیٹی نہیں تھی جس کی وجہ سے کسی بھی ہسپتال میں یا کسی بھی ادارے کو اس کی فنڈنگ نہیں کی جا سکی۔ اب کمیٹیز فعال ہو گئی ہیں تو ان شااللہ جو ڈسٹرکٹ کی کمیٹی بنی ہے تو معزز ممبر اس سے مشاورت کر کے وہاں پر فنڈنگ کروا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! انہوں نے کہہ دیا ہے۔ آپ سے مشاورت ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے ان کا جواب سنا نہیں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کے ساتھ کمیٹی کا تعلق نہیں ہے۔ یہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں independent ہے اور ان کی ایک ٹیم بیٹھتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے جو بھی grievances ہیں وہ دور کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میرا اگلا ضمنی سوال جز (ج) سے ہے کہ یہ جتنی خالی اسامیاں ہیں تو ان پر کب تک تعیناتی کرنے جا رہے ہیں؟ ساہیوال میں deficiency ہے، کیونکہ میں ایوان کا وقت کم لینا چاہتا ہوں تو ایک اور بتا دیں کہ ڈے کیئر سنٹر پنجاب میں ان کے زیر انتظام کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، یہ نیا سوال بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، اسی سوال کے جز (د) میں ہے، میں نے نیا سوال تو کیا نہیں۔

جناب سپیکر: ضلع ساہیوال میں ڈے کیئر سنٹر کتنے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! کلاس فور تک کی جو اسامیاں ہیں وہ under process ہیں میرے خیال میں اسی مہینے میں وہ complete کر لی جائیں گی اور یہ پانچ سے لے کر 15 سکیل تک کی اسامیاں ہیں جب گورنمنٹ کی approval آئے گی تو ان کو complete کیا جائے گا۔ دوسرا جہاں تک ڈے کیئر سنٹر کی بات ہے وہ پانچ سے چھ جگہ پر کام کر رہے ہیں، definitely لاہور، راولپنڈی اور اسی طرح سرگودھا میں بھی شاید مجھے کنفرم نہیں ہے وہ میں ان کو کنفرم کر کے بتا دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہی آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بس کریں، مہربانی کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ میرا آخری سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اسی طرف دلانا چاہتا تھا، یہ ایک آخری پوائنٹ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آگے ان کی بھی سنی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک پوائنٹ آخری، آپ کی مہربانی، جس مقصد کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے کتنے سوال ہو گئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ تیسرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اگر related بات ہو گی تو جواب پوچھوں گا ورنہ نہیں پوچھوں گا۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سے related ہے۔ میں نے جز (ہ) میں simple ایک بات کی تھی کہ کیا حکومت ضلع ساہیوال کے دیہاتی علاقوں میں ڈے کیئر سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس کا جواب دیکھ لیں کہ محکمہ سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کے زیر انتظام ضلع ساہیوال میں کوئی ڈے کیئر سنٹر موجود نہ ہے۔ یہ پنجاب میں تو چھ ڈے کیئر سنٹر چلا رہے ہے تو کیا ڈیپارٹمنٹ والے ساہیوال کی عوام کو پنجاب کا حصہ نہیں سمجھتے؟ وہاں پر کتنی ضرورت ہے، وہاں پر کتنے ایسے official ہیں، کتنی ایسی بیبیاں اور خواتین ہیں جنہوں نے بچے سنبھالنے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تو یہ کب تک دے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس کے اندر جواب دیا ہے کہ ابھی تو cities میں بن رہے ہیں۔ انہوں نے جو کہا ہے کہ:

"کیا حکومت ضلع ساہیوال کے دیہاتی علاقوں میں ڈے کیئر سنٹرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟"

جناب سپیکر! جب شہروں میں مکمل ہوں گے تو اس کے بعد دیہاتی علاقوں میں بھی انشاء اللہ جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے، مہربانی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 9288 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال جو pending ہوا تھا وہ لے لیں، آپ revise پر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے۔ جی، یہ آگے پھر آپ کا سوال آ گیا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8860 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں سماجی بہبود کے دفاتر و منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*8860: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال سال 16-2015 کے دوران محکمہ سماجی بہبود نے ضلع ساہیوال میں کوئی منصوبہ شروع کیا تھا تو اس منصوبہ کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کیا مالی سال 17-2016 میں بھی ضلع ساہیوال میں کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ ہے تو اس کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں مزید برآں ساہیوال میں آبادی کے تناسب سے سماجی بہبود کے ادارہ جات کافی ہیں اگر ناکافی ہیں تو مزید کب تک بنائے جائیں گے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 16-2015 کے دوران محکمہ سوشل ویلفیئر کا کوئی منصوبہ شروع نہ کیا گیا تھا لہذا اس کا نام اور تخمینہ بتانا ممکن نہ ہے۔

(ب) فی الحال مالی سال 17-2016 میں محکمہ سوشل ویلفیئر ضلع ساہیوال میں کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے کیونکہ ضلع میں آبادی کے تناسب سے کافی ادارہ جات کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز نہ (الف) میں کوئی فائدہ ہے پڑھنے کا اور نہ ہی جز (ب) میں ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے سیدھا سیدھا صاف جواب دیا ہے۔ جس طرح ڈے کیئر سنٹر بنانے کے لئے وہ توجہ نہیں دے رہے، اسی طرح وہ سوشل ویلفیئر میں نہ ہی پبلک کو مانتے ہیں اور نہ ہی ضلع ساہیوال کو مانتے ہیں۔ ہمیں consider کریں۔

جناب سپیکر: net area پر پورا اترتا ہوگا تو ضرور کریں گے، اگر پورا نہیں اترتا ہوگا تو نہیں کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پورا اترتا ہے۔ ہمارے میں کون سی کمی ہے۔ ناک، کان، آنکھیں ضلع ساہیوال کے لوگوں کی ساری پوری ہیں۔

جناب سپیکر: عادتیں بھی پوری ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں ابھی ہم چلڈرن ہوم بنانے جا رہے ہیں۔ 10 کنال 13 مرلے جگہ کی نشاندہی کر دی گئی ہے، کمشنر اور ڈی سی صاحب نے ہمیں بھجوا بھی دیا ہے تو انشاء اللہ 18-2017 میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں پر چلڈرن ہوم بن جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ ڈے کیئر سنٹر کا بھی انہوں نے وعدہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا شکریہ۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 9314 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں جیلوں اور قیدیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9314: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کون کون سی جیل کہاں کہاں ہے؟

(ب) ان میں حوالاتی اور قیدی رکھنے کی گنجائش کتنی ہے؟

(ج) لاہور میں کتنی خواتین قیدی کس کس جیل میں قیدی / حوالاتی ہیں؟

(د) ان میں سے کتنی خواتین معمولی جرائم میں بند ہیں کتنی جرمانہ کی رقم کی ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے اور کتنی خواتین قابل ضمانت جرم میں ضمانتی نہ ملنے کی وجہ سے بند ہیں؟

(ہ) کتنی خواتین کے ساتھ بچے بند ہیں نیز یہ خواتین کس جرم میں بند ہیں؟

(و) کیا حکومت معمولی جرائم اور قابل ضمانت جرم میں قید / حوالاتی خواتین کو release کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل لاہور مین فیروز پور روڈ پر واقع ہے جبکہ سنٹرل جیل لاہور کوٹ لکھپت میں واقع ہے۔

(ب) سنٹرل جیل لاہور میں 2360 حوالاتیان، قیدیان رکھنے کی گنجائش ہے جبکہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں 2000 حوالاتیان، قیدیان رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج) سنٹرل جیل لاہور میں 82 حوالاتی اور 36 قیدی عورتیں ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں خواتین کے لئے کوئی بیرک نہ ہے تمام خواتین کو سنٹرل جیل لاہور میں بند کیا جاتا ہے۔

(د) کوئی بھی معمولی جرائم میں مقید نہ ہے نہ ہی کوئی عورت عدم ادائیگی جرمانہ کی وجہ سے بند ہے۔ قابل ضمانت جرائم میں ملوث خواتین کو پندرہ روزہ دورہ کے موقع پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب لاہور ذاتی مچلکہ پر رہا کرتے ہیں۔

(ہ) سنٹرل جیل لاہور میں 11 خواتین کے ساتھ 11 بچے بھی مقید ہیں ان خواتین کے جرائم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) معمولی اور قابل ضمانت جرائم میں ملوث خواتین کو پندرہ روزہ دورہ کے موقع پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب لاہور ذاتی مچلکہ پر رہا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہوں گی کہ جز (ب) میں انہوں نے تعداد بتائی ہے کہ 2360 حوالاتیان، قیدیان رکھنے کی گنجائش ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جب کبھی یہ تعداد دو ہزار یا اڑھائی ہزار سے زیادہ ہو جاتی ہے تو پھر قیدیوں کو رکھنے کے لئے کیا انتظام کرتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! جیسا کہ پہلے بھی تقریباً اسی طرح کا ایک سوال تھا۔ پہلے بھی بتایا گیا کہ پنجاب کی تمام جیلوں میں بڑی overcrowding ہے۔ اگر قیدی تعداد سے زیادہ آ جاتے ہیں تو وہاں پر ان کو رکھ لیا جاتا ہے۔ ابھی ہماری لاہور میں ہی ایک نئی جیل بن رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ابھی بتایا ہے کہ سوئے آصل ایک مقام ہے وہاں پر ہم نے 600 کنال زمین لے لی ہے اور next ADP میں وہ ہماری جو جیل ہے وہ شامل ہو گی اور اسی سال ہم اس کو مکمل کریں گے تو یہ جو over crowding کا مسئلہ ہے یہ حل ہو جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جن قیدیوں کو سزا ہو جاتی ہے جب یہ جیل میں ہوتے ہیں تو کیا جیل میں کوئی ایسا نظام ہے کہ جیسے یہ مجھے لسٹ دی گئی ہے کہ کچھ خواتین ایسی ہیں کہ جن کے ساتھ ان کے بچے بھی ہیں تو وہ جو بچے ساتھ ہوتے ہیں ان کی کوئی تربیت کا یا ان کی تعلیم کا جیلوں میں کوئی انتظام ہے؟ یہ جو لسٹ مجھے دی گئی ہے اس میں بچوں کی عمریں نہیں لکھی ہوئیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! ہماری تمام جیلیں جہاں پر خواتین قیدی ہیں اور ان کے ساتھ بچے رہ رہے ہیں تو وہاں پر ان کی تعلیم و تربیت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جو بھی بچے کی ضرورت ہوتی ہے، ان کے کھیل کا بھی، ان کے خوراک کا بھی، ان کو تمام سہولیات دی جاتی ہیں اور ایوان کی میز پر بھی ہم نے یہ تمام رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ادھر بچے کو کتنی عمر تک رکھ سکتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! یہ تقریباً دس سال یا بارہ سال تک کے بچے اپنی والدہ کے ساتھ رہتے ہیں، اس کے بعد ان کی مرضی پر ہوتا ہے اگر وہ رکھنا چاہیں تو ہم رکھ لیتے ہیں ورنہ وہ اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی ایجوکیشن کا کوئی سلسلہ ہوتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! تمام جیلوں میں ایجوکیشن کی تمام سہولیات پڑی ہیں۔ اگر کہیں تو میں یہ سارا ان کو پڑھ کر بتا دیتا ہوں بلکہ ان کے پاس یہ کاپی پڑی ہوئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ جو لسٹ میں بچے اور بچیاں بتائے ہیں، ان کی عمریں کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! exact عمریں تو اس وقت مجھے نہیں پتا لیکن اگر میرے معزز ممبر کو اس کی ضرورت ہے یا یہ چاہتی ہیں کہ مجھے بتا دیں تو میں ان کو بعد میں یہ بتا دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کروں گی، آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہتی ہوں کہ لسٹ کے مطابق جن خواتین کے اوپر کیس بتائے گئے ہیں اس میں کچھ قیدی ہیں اور کچھ حوالاتی

ہیں۔ یہ جو CNSA/C-9 ہے، یہ کون سی دفعہ ہے، اس کی مجھے سمجھ نہیں آئی، کس جرم کے تحت یہ حوالاتی وہاں رکھے جاتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! آپ کون سے جز پر سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ جو آپ نے محکمے کی طرف سے detail مجھے دی ہے کہ یہ قیدی خواتین جیل میں ہیں، ان خواتین کا میں پوچھ رہی ہوں۔ اس میں جو جرم لکھا ہوا ہے کہ اس کے اوپر یہ دفعہ لگائی گئی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! یہ نارکوٹکس کی دفعہ ہے۔ منشیات کے متعلق ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ ان کے ابھی کیس چل رہے ہیں، ان کو سزا نہیں ہوئی؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! اگر حوالاتی ہیں تو ان کے کیس چل رہے ہیں، اگر وہ قیدی ہیں تو ان کو سزا ہو چکی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی، شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 9519 جناب علی سلمان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا بھی سوال نمبر 9520 جناب علی سلمان کا ہے۔۔۔ یہ سوال behalf on his ہو چکا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! .On his behalf

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9387 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں این جی اوز کی تعداد اور امداد سے متعلقہ تفصیلات

*9387: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں رجسٹر این جی اوز کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سی این جی او کے تحت عوامی فلاح کے ادارے کہاں کہاں کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(د) ان میں سے کتنی این جی از کو غیر ملکی امداد ملتی ہے ان کے نام اور غیر ملکی امداد کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کس کس این جی او میں مالی بے ضابطگیوں کی انکوائری محکمہ ہذا میں چل رہی ہیں؟

(و) ان این جی اوز کی چیکنگ آڈٹ کا اختیار محکمہ کے کس کس آفیسر کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں سماجی بہبود کے زیر انتظام کل 22 دفاتر ہیں۔

کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد:	162
حاضر ملازمین کی تعداد:	108
خالی اسامیوں کی تعداد:	54

(ب) ضلع فیصل آباد میں رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد 313 ہے۔

(ج) فہرست بابت رفاہی ادارہ جات تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں کوئی این جی او غیر ملکی امداد نہ لے رہی ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں کسی این جی او کے خلاف کوئی انکوائری نہ چل رہی ہے۔

(و) این جی اوز کی چیکنگ و سپرویژن کا اختیار محکمہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور سوشل ویلفیئر آفیسر کے پاس ہے اور آڈٹ کا اختیار ڈپٹی ڈائریکٹر این جی او کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں تو اس میں جو انہوں نے detail بتائی ہے اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ 54 اسامیاں خالی ہیں۔ میں نے یہ پوچھنا تھا کہ یہ کب سے خالی ہیں اور ان کو ابھی تک fill کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، جو اسامیاں خالی ہیں ان کے بارے میں بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ایک سے چار تک کی دس اسامیاں خالی ہیں۔ وہ انشاء اللہ اسی مہینے میں مکمل ہو جائیں گی۔ ان کے انٹرویو ابھی ہو رہے ہیں۔ گریڈ 5 سے اڑتیس ہیں اس کے لئے گورنمنٹ کی منظوری چاہئے۔ وہ بھی انشاء اللہ fill کر دی جائیں گی۔ کب سے خالی ہیں، جو ریٹائرڈ ہوئے ہیں وہ خالی ہیں، یہ last میرے پاس جو انفارمیشن ہے وہ ابھی تک یہی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے یہ سوال پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ یہ کب سے خالی ہیں اس لئے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کب سے یہ fill نہیں ہوئی ہیں تاکہ ہمیں اندازہ ہو کہ کب سے یہ سیٹیں خالی ہیں اور یہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ گریڈ 5 سے اوپر کی ہیں۔ جب سے گورنمنٹ نے پابندی نہیں اٹھائی۔ تقریباً ڈیڑھ سال قبل سے یہ خالی آ رہی ہیں۔ یہ گریڈ 5 سے اوپر کی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب یہ اسامیاں خالی ہوتی ہیں، ان کے حصے کا جو کام ہوتا ہے، جو کام ان کو سونپا گیا ہوتا ہے تو پھر اس طرح یہ سارا لوڈ کس پر پڑتا ہے، جب ان اسامیوں پر لوگ کام نہیں کر رہے ہوتے تو پھر اس کا ذمہ دار کون ہوتا ہے، ان اسامیوں پر ذمہ داری کون پوری کرتا ہے؟

جناب سپیکر: کسی اور کو additional ذمہ داری دے دیتے ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جس طرح پورے پنجاب میں یہ seats خالی ہیں تو ظاہری بات ہے کہ additional charge کسی اور افسر کے پاس یا جو کلرک وغیرہ ہیں ان کے پاس چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں تاخیر کی کیا وجوہات ہیں، کیوں اتنی تاخیر کی جاتی ہے، چلیں چند ماہ ہوں تو وہ تو ٹھیک ہے لیکن اگر ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو سال سے یہ اسامیاں خالی ہیں تو کیا اس کو کوئی اتنا اہم سمجھا نہیں جاتا، یہ کیا وجہ ہے کہ اتنے عرصہ سے اسامیاں خالی ہوتی ہیں اور اس پر کوئی غور نہیں کر رہا ہوتا، اس کی کیا وجہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم ابھی class four تک بھرتیاں کر رہے ہیں۔ بھرتیوں پر پابندی اکیلے اسی ڈیپارٹمنٹ پر نہیں، جب پنجاب بھر کے ڈیپارٹمنٹس سے بھرتیوں پر پابندی اٹھالی جائے گی تو ظاہر ہے اس محکمے کی بھرتی بھی complete کر لی جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9430 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9432 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر: سوال نمبر 9443 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں رجسٹرڈ این جی او کی تعداد اور فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*9443: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی رجسٹرڈ NGOs کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان NGOs کو سال 16-2015 میں کتنے فنڈز دیئے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟
(ج) ضلع ساہیوال میں بیت المال کو سال 16-2015 کے دوران کتنی رقم ملی؟
(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم غرباء میں کس کس سکیم کے تحت تقسیم کی گئی؟
(ہ) اس وقت ضلع میں بیت المال کی کتنی رقم کس کے اکاؤنٹ میں پڑی ہے اور یہ کب تک غرباء میں تقسیم کی جائے گی؟
(و) ضلع ساہیوال میں رجسٹرڈ این جی اوز کتنی ہیں؟
(ز) ان این جی اوز کو حکومت کی طرف سے کوئی گرانٹ یا دیگر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں تو ساہیوال میں سال 17-2016 کے دوران جن این جی اوز کو گرانٹ دی گئی ان کے نام اور رقم کی تفصیل بتائیں؟
(ح) ساہیوال میں کون کون سی این جی اوز کو فارن کنٹری سے گرانٹ ملتی ہے ان کے نام بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ سماجی بہبود کی رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد 63 ہے۔
(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر این جی اوز کی رجسٹریشن کا کام کرتا ہے، جبکہ محکمہ کی طرف سے ان این جی اوز کو کوئی فنڈز فراہم نہ کئے جاتے ہیں۔
(ج) ضلع ساہیوال میں بیت المال کو سال 16۔2015 میں کل۔/18,87,301 رقم موصول ہوئی۔
(د) سال 16۔2015 میں ضلعی بیت المال کمیٹی کے فعال نہ ہونے کی وجہ سے کوئی رقم غرباء میں تقسیم نہ ہوئی۔
(ہ) اس وقت ضلع ساہیوال میں بیت المال کمیٹی کے اکاؤنٹ میں کل۔/9470298 رقم جمع ہے اور بیت المال کمیٹی کے فعال ہونے کے بعد تقسیم کی جائے گی۔
(و) ضلع ساہیوال میں محکمہ سماجی بہبود کی رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد 63 ہے۔
(ز) ان این جی اوز کو حکومت کی طرف سے کوئی گرانٹ نہیں دی گئی ہے۔

(ح) سال16۔2015 اور17۔2016 میں محکمہ سماجی بہبود، ساہیوال کی صرف ایک این جی او کو جس کا نام انسان دوست ایسوسی ایشن ہے بیرونی امداد ملی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں جواب کا جز (د) پڑھنا چاہوں گی چونکہ دال میں کچھ کالا ہے۔ وہ یہ ہے کہ سال16-2015 میں ضلعی بیت المال کمیٹی کے فعال نہ ہونے کی وجہ سے کوئی رقم غرباء میں تقسیم نہ ہوئی۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب انہوں نے اس حوالے سے بات کی اس وقت آپ نہیں تھے اس لئے آپ نے نہیں سنی۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جب میں آئی ہوں تو میں نے اسی وقت ہی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ کو جز (د) کے حوالے سے بتادیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: ایسا کیوں ہوا ہے؟ اگر ہمارے پاس فنڈز آئے لیکن وہ غرباء میں تقسیم نہیں کئے گئے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب وجوہات تو بتا چکے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں پہلے بتا چکا ہوں کہ دال ابھی سفید ہو گئی ہے، کمیٹیاں فعال ہو گئی ہیں اور جن لوگوں نے درخواستیں دی ہوئی ہیں انہیں فنڈز مل جائیں گے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ کمیٹیاں کب تک فعال ہوں گی کیونکہ اب پانچ سال گزرنے والے ہیں۔

جناب سپیکر: کمیٹیاں فعال ہو چکی ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ کب فعال ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ اسی نومبر میں فعال ہوئی ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ابھی اس سال کا نومبر تو نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ابھی تک اس سال کا نومبر تو نہیں آیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! نومبر 2017 میں یہ کمیٹیاں complete ہو گئی تھیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اگر یہ کمیٹیاں نومبر 2017 میں فعال ہو گئی ہیں تو مجھے یہ جواب ملا ہے کہ اس وقت ضلع ساہیوال میں بیت المال کمیٹی کے اکاؤنٹ میں کل -/94,70,298 روپے کی رقم موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہوں گی کہ یہ رقم نومبر 2017 میں کمیٹیاں فعال ہونے کے بعد کب تک تقسیم کر دی جائے گی اور کیا اس کے لئے درخواستیں لینا شروع ہو گئے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اگر وہاں کی کمیٹی صبح ہی اجلاس کرلے اور ممبران چاہیں تو کل ہی وہ فنڈز استعمال کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا بڑا precise question ہے کہ ابھی تک درخواستیں آنا شروع ہو گئی ہیں یا نہیں؟ یا اس کے لئے کوئی time period ہے کہ یہ کون سی تاریخ تک درخواستیں لیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی time period نہیں ہے۔ ظاہر ہے لوگوں کی درخواستیں ایک سال سے آئی ہوں گی لہٰذا first come first served کی بنیاد پر امداد دی جائے گی۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوشل ویلفیئر کے حوالے سے میرے ضلع کی بات ہو رہی ہے اس لئے میں جاننا چاہوں گی کہ کمیٹیز میں کون کون ممبر ہیں ان کے نام ہی بتا دیں۔

جناب سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کمیٹی کے ممبران کے بارے میں بتا دیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اگر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ اس سوال کے جز کتنے ہیں تو اگر میں ایک ایک جز پر ایک ایک ضمنی سوال لوں تو میرے آٹھ سوال بنتے ہیں۔ With due respect.

جناب سپیکر: نہیں۔ sorry یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! آپ میرے سوال کے جز دیکھ لیں کہ کتنے ہیں۔

جناب سپیکر: sorry یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں نے ایک سوال میں دس سوال پوچھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! پنجاب کے 39 اضلاع کے چیئرمین بنے ہیں۔

جناب سپیکر: بھائی! 36 اضلاع ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں محترمہ کو لسٹیں بھجوا دیتا ہوں جن میں ممبران اور چیئرمین کا نام بھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جواب کے آخری جز (ح) میں لکھا گیا ہے کہ سال 16-2015 اور 17-2016 میں محکمہ سماجی بہبود، ساہیوال کی طرف سے صرف ایک این جی او کو جس کا نام انسان دوست ایسوسی ایشن ہے بیرونی امداد ملی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو امداد ملی اس میں ساہیوال میں کیا کام کیا گیا ہے اور یہ امداد ان کو کہاں سے ملی اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تو متعلقہ این جی او ہی بتا سکتی ہے۔ جی! پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے بیرونی امداد کے حوالے سے تفصیل بتائی ہے کہ جو پانچ این جی اوز تھیں انہی میں سے ایک یہ بھی ہے۔ ان کے بنک اکاؤنٹس بھی ہیں اور تمام تفصیل موجود ہے میں محترمہ کو دے دیتا ہوں۔ میں پہلے ایک سوال میں بتا بھی چکا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترمہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں بہت شکریہ کے ساتھ یہ کہوں گی کہ اگر پہلے بتایا ہے تو اب بتانے میں کیا حرج ہے؟ میں نے تو چھوٹی سی انفارمیشن پوچھی ہے۔ اگر اسے بھی ایسے گول کیا جائے گا تو پھر اس طرح تو discussion نہیں ہو سکے گی۔

جناب سپیکر: ایوان کے ٹائم کا آپ بھی خیال کریں اور وہ بھی کریں۔ محترمہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 9444 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ضلعی چیئرمین بیت المال کے اعزازیہ اور غرباء میں تقسیم کی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9444: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلعی چیئرمین بیت المال کے لئے کیا کوالیفکیشن اور طریق کار ہے؟

(ب) ضلع ساہیوال میں پچھلے دو سال میں کتنے ضلعی چیئرمین بیت المال رہے ان کو کتنا اعزازیہ دیا گیا؟

(ج) ضلع ساہیوال میں ان دو سالوں میں کتنی رقم بیت المال کو ملی اور کتنی ان دو سالوں کے دوران غرباء میں تقسیم کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلعی چیئرمین بیت المال کے لئے درج ذیل خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔

1. اس ضلع کا مستقل رہائشی اور پاکستانی شہرت کی حامل صحت مند، جواں ہمت اور معاملہ فہم شخصیت ہو۔
2. پختہ کردار کا مالک ہو اور اپنے علاقہ میں ایک معزز شہری کے طور پر مشہور ہو۔
3. سماجی بہبود کے کاموں میں دلچسپی رکھتا ہو اور اس حوالہ سے اپنے سکونتی ضلع / علاقہ میں ممکنہ حد تک بطور فعال سماجی کارکن معروف ہو۔
4. ایسے سماجی و سیاسی کارکن جو پارٹی بازی اور فرقہ واریت سے اجتناب کرتے ہوئے صرف خوشنودی خدا کے لئے کار خیر کرنے کے متمنی ہوں اور بیت المال فنڈز کو پوری نیک نیتی سے حق داروں تک پہنچانے کا جذبہ رکھتے ہوں۔ تعلیم صحت یا سماجی بہبود کے کاموں میں نمایاں مقام وکارکردگی کے حامل ہوں۔

(ب) پچھلے دو سالوں میں ضلعی بیت المال کمیٹی فعال نہ ہونے کی وجہ سے کوئی چیئرمین مقرر نہ ہوا اور کسی بھی چیئرمین کو اعزازیہ نہیں دیا جاتا۔

(ج) ضلع ساہیوال میں بیت المال کو سال 16-2015 میں کل -/18,87,301 رقم موصول ہوئی اور سال 16-2015 میں ضلعی بیت المال کمیٹی کے فعال نہ ہونے کی وجہ سے کوئی رقم غرباء میں تقسیم نہ ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں سوال کا جز (ب) پڑھ رہی ہوں ساہیوال ضلع میں پچھلے دو سال میں کتنے ضلعی چیئرمین بیت المال رہے ان کو کتنا اعزازیہ دیا گیا؟ لیکن اس کا جواب نہ میں ہے۔ میں یہی سوال کروں گی کہ مجھے چیئرمین کا نام ہی بتا دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو چیئرمین کی qualification بھی بتادی ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ساری تفصیل میرے پاس ہے میں ابھی محترمہ کو دے دیتا ہوں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: ابھی دے دیں۔ میرا دوسرا سوال ہے اگر نام بتایا تو پھر تیسرا سوال آرہا ہے ۔لہٰذا نام ہی بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب چیئرمین کا نام ہی بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): اس کے چیئرمین حسن نواز وڑائچ ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! انہوں نے نام بتایا ہے میں تھوڑا سا جاننا چاہوں گی کہ یہاں پر جو جواب دیا گیا ہے اس میں اس چیئرمین کا معیار لکھا گیا ہے کہ مستقل رہائشی ہو گا، پاکستانی شہریت کا حامل ہو گا، جواں ہمت اور معاملہ فہم شخصیت ہو گی۔ یہ تو عجیب سی definition دی گئی ہے۔ یہ کون سا معیار ہے؟ اس کی تھوڑی سی تشریح کردیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ law اسی اسمبلی نے پاس کیا تھا اور اسی میں یہ معیار تھا اس لئے ہم اس law کے مطابق ہی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے چیئرمین وہاں کے قانون دان ہیں اور وائس چیئرمین محمد امجد ہیں۔ باقی ممبران بھی ہیں میں ساری تفصیل محترمہ کو دے دیتا ہوں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ کا سوال تو ہو چکا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! دوبارہ کرلوں؟

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرے دو سوال آج تک کے لئے pending کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! جناب محمد عارف عباسی کا سوال نمبر 9270 آج کے لئے pending ہوا تھا آپ نے جواب دینا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اس دن اس پر کافی بحث بھی ہوئی تھی اور میں نے کہا تھا کہ اسے آنے والے اجلاس تک کے لئے pending کر دیں تاکہ میں مکمل طور پر اس کا جواب دے سکوں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اسے اگلے tenure کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔ چوہان صاحب! میں نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ جمعرات کو اس کا جواب لے کر آئیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! جواب مجھے ملے ہیں لیکن میں اس پر تھوڑا سا confuse ہوں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے ایک ٹرین کا معاملہ ہے، اس کے ساتھ ان کا راولپنڈی میٹرو کے حوالے سے بھی سوال ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں مکمل طور پر انہیں جواب دے دوں تاکہ روزانہ کی بحث ختم ہو جائے۔

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ کو کتنا ٹائم چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! آنے والے اجلاس میں پہلے دن ہی رکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! آئندہ اجلاس میں سب سے پہلے یعنی پہلے دن ہی رکھ لیں۔ اورنج لائن ٹرین ایک فلاحی اور عوامی منصوبہ ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میں اس کا مکمل جواب دے سکوں۔

جناب سپیکر: پلیز آپ میری بات سنیں۔ آپ کی بے بسی کی وجہ سے میں آپ کو اس کا ٹائم دیتا ہوں لیکن مہربانی فرما کر اس میں آپ کو جواب دینا پڑے گا۔ اگر آپ جواب لے کر نہیں آئیں گے تو پھر آپ ایوان میں آنے کے متعلق سوچ سمجھ کر آئیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب یہ سوال سوموار کو اسمبلی میں پیش ہوا تو آپ نے حکم دیا تھا اور میں نے تعمیل کی تھی لیکن اگر یہ آپ کی بات بھی نہیں مانتے، اگر یہ حکومت اس ایوان کی بات نہیں مانتی تو پھر ہم کیا سمجھیں کہ یہ کس کی بات مانیں گے ؟ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ آپ Custodian of the House ہیں اگر انہوں نے آپ کی بات پر عمل نہیں کیا اور اس سوال کا جواب نہیں دیا تو ہم اس ایوان سے کیا توقع رکھیں؟

MR SPEAKER: Very sad, very sad.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ یہ بھی بتا دیں کہ آپ نے کب تک جواب دینے کے لئے انہیں حکم دیا ہے؟

جناب سپیکر: next session میں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! Next Saturday?

جناب سپیکر: next session تک ٹائم دیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پھر تو نہ ہوا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ بڑی مہربانی، آپ کی بڑی نوازش۔ میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ننکانہ میں جیل بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*9288: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع ننکانہ صاحب کو معرض وجود میں آئے تقریباً 14 سال ہو گئے ابھی تک وہاں جیل نہیں بنائی جا سکی حکومت کب تک اس ضلع میں جیل قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

ضلع ننکانہ صاحب میں ابھی تک کوئی جیل نہ ہے۔ محکمہ ہذا جیل بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مزید برآں جیل کی تعمیر کے لئے زمین تلاش کر لی گئی ہے اور اس سکیم کو دوبارہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں شامل کیا جائے گا جبکہ جیل کی تعمیر کے لئے زمین کا گزٹ نوٹیفکیشن سیکشن 4 کے تحت بھی ہو چکا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: کیمپ جیل میں وارڈنز اور افسران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9519: جناب علی سلمان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل لاہور میں جیل وارڈنز اور افسران کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) جیل میں جیل وارڈر گارڈ اور افسران کی تعیناتی کا دورانیہ کتنا ہے؟

(ج) کیا اس جیل کے کسی افسر کے خلاف کوئی شکایت یا انکوائری زیر التواء ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس جیل میں 20 سے زائد قیدی جیل انتظامیہ کی عدم توجہ اور غیر انسانی سلوک کے باعث وفات پا گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) کیمپ جیل میں جیل وارڈنز کی تعداد 574 ہے اور جیل افسران کی تعداد 20 ہے۔ افسران کے عہدہ کے لحاظ سے لسٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جیل وارڈنز کی تعیناتی کا عرصہ دو سال ہے جبکہ جیل افسران کی تعیناتی کا عرصہ تین سال ہے۔ تاہم بعض حالات میں انتظامی طور پر بھی تعیناتی کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ /کیمپ جیل کے ایک آفیسر محمود احمد فخری ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (جوڈیشل) کے خلاف ایک انکوائری ڈیوٹی میں غفلت برتنے کے ضمن میں جاری ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ 20 سے زائد اسیران انتظامیہ کی عدم توجہ / غیر انسانی سلوک کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں بلکہ جیل ریکارڈ کے مطابق جنوری 2017 سے کیمپ جیل میں 22 اسیران کی وفات ہوئی جن میں سے 13 اسیران بیرون جیل مختلف ہسپتالوں میں بوجہ بیماری فوت ہوئے اور 09 اسیران بوجہ بیماری ڈسٹرکٹ جیل ہسپتال میں فوت ہوئے۔ وفات پانے والے تمام اسیران کسی نہ کسی مہلک مرض میں مبتلا تھے۔ ان کے علاج معالجہ کی بھرپور کوششیں ہوتی رہیں ان تمام ترdeaths کی (Judicial Inquest) جناب سیشن جج کے نامزد کردہ مجسٹریٹ صاحبان نے کی اور بعد از پوسٹ مارٹم نعش سب ورثاء کے حوالے ہوئیں۔ تاہم کسی بھی قیدی کی وفات کی وجہ جیل انتظامیہ کی غفلت یا غیر انسانی سلوک سامنے نہ آیا بلکہ بمطابق رپورٹ علاقہ مجسٹریٹ اسیران کی اموات بوجہ بیماری تھیں اور قدرتی تھیں۔

ضلع ننکانہ صاحب میں سماجی بہبود کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*9430: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ادارے ہیں اور ان میں کون کون سے ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) اس ضلع میں کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں اور ان کی کارگردگی کیسی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام درج ذیل تین دفاتر کام کر رہے ہیں

1. ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال آفس
2. سوشل ویلفیئر آفیسر آفس
3. میڈیکل سوشل ویلفیئر آفس ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، ننکانہ صاحب

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام دو ادارے صنعت زار اور دار الامان کام کر رہے ہیں اور صنعت زار میں مندرجہ ذیل ہنر آرٹ اینڈ کرافٹ، بیوٹیشن کورس، سلائی کٹائی، مشین اینڈ ہینڈ ایمبر اڈری، کمپیوٹر کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) ضلع ننکانہ صاحب میں 44 این جی اوز کام کر رہی ہیں اور ان کی کارکردگی اچھی ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

موجودہ آئی جی جیل خانہ جات کی تعیناتی اور ٹرانسفر نہ کرنے کی وجوہات

1870: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آئی جی جیل خانہ جات میاں فاروق نذیر کتنا عرصہ سے آئی جی تعینات ہیں؟

(ب) قواعد کے مطابق آئی جی کی تعیناتی کا عرصہ کتنا ہے؟

(ج) میاں فاروق نذیر آئی جی جیل خانہ جات میں کیا ایکسٹرا اصلاحیت ہے کہ جس کی وجہ سے ان کو ٹرانسفر نہیں کیا جاتا۔ مذکورہ آئی جی صوبہ میں کس کس جگہ تعینات رہے اور اب تک ان کے خلاف کرپشن کے کتنے کیسز سامنے آئے، کیا وجوہات ہیں کہ آئی جی جیل کو آؤٹ آف ٹرن پروموشن دی گئی، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ آئی جی کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) میاں فاروق نذیر مورخہ 31-12-2011 تا 27-10-2017 آئی جی جیل خانہ جات تعینات رہے ہیں اوراب مذکورہ آئی جی جیل خانہ جات کو بذریعہ گورنمنٹ آف دی پنجاب، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبر SO(S-II)2-2/2017-1 مورخہ 27-11-2017 کے تحت ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔(Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) بمطابق ٹرانسفر پالیسی جاری شدہ لیٹر نمبر SO(Coord)79/13-1 مورخہ 16-مارچ 1980 کے تحت تمام گورنمنٹ آفیسرز کی تعیناتی کا عرصہ تین سال مقرر ہے۔

(ج) میاں فاروق نذیر آئی جی جیل خانہ جات کو بذریعہ گورنمنٹ آف دی پنجاب، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبر SO(S-II)2-2/2017-1 مورخہ 2017-11-27 کے تحت ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

ii) مذکورہ آفیسر دوران سروس جن جگہوں پر تعینات رہے اس کی تفصیل (Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

iii) مذکورہ آفیسر کے خلاف کرپشن کے کیس کی تفصیل صدر دفتر کے متعلقہ نہ ہے۔

iv) مذکورہ آفیسر کو آؤٹ آف ٹرن پروموشن نہ دی گئی ہے۔ البتہ آئی جی جیل خانہ جات کی اسامی کو سکیل نمبر 20 سے 21 میں اپ گریڈ ہونے کی وجہ سے مذکورہ آفیسر کو گریڈ 21 میں قوانین کے مطابق پروموشن دی گئی۔ نوٹیفکیشن کی کاپی (Flag-C) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) میاں فاروق نذیر آئی جی جیل خانہ جات کو بذریعہ گورنمنٹ آف دی پنجاب، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبر SO(S-II)2-2/2017-1 مورخہ 2017-11-27 کے تحت ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انہوں نے اس میں اتنے گھپلے کئے ہیں کہ یہ جواب دے ہی نہیں سکتے۔

جناب سپیکر: جی،

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہمارے ضلع کی ڈویلپمنٹ کا سارا پیسا ادھر خرچ کیا جا رہا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انہوں نے آپ کے کہنے کے باوجود جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے اور direction دے دی ہے کہ اس کا جواب اگلے اجلاس میں دیا جائے۔ اب مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر یہ ان سوالوں کا جواب اگلے ہفتے میں نہیں دیتے تو پھر میں احتجاجاً واک آؤٹ کروں گا۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ ایسا نہ کریں۔ قائد حزب اختلاف بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کوئی اتنا complicated معاملہ نہیں ہے۔ یہ سوال پہلے سے دیا ہوا ہے اس لئے آپ ان کو ایک ہفتہ یا دس دن کا وقت دے دیں۔ انہیں دس دن کے اندر ایوان میں ان سوالات کا جواب دینا چاہئے۔ ضلع راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے حزب اختلاف کے معزز ممبران آپ سے درخواست کر رہے ہیں کہ ایک ہفتہ یا دس دن تک ان سوالوں کا جواب محکمہ سے لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ دس دن تک سوال نمبر 9270 اور 9271 کا جواب ایوان میں دیا جائے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ انہیں ایک ہفتہ یا دس دن کے اندر جواب دینے کا حکم نہیں دیتے تو پھر میں ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد عارف عباسی ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: عباسی صاحب! ایسے نہ کیا کریں۔ آپ مہربانی کر کے واپس آ جائیں ورنہ میں پھر پرانا آرڈر چلاؤں گا۔ ڈاکٹر مراد راس! آپ عارف عباسی صاحب کو ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: میاں طارق محمود پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ پبلک سیکٹر انٹر پرائزز حکومت پنجاب برائے سال 15-2014 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ Public Sector Enterprises حکومت پنجاب برائے سال 16-2015 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 25۔ جنوری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ Public Sector Enterprises حکومت پنجاب برائے سال 16-2015 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 25۔ جنوری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ Public Sector Enterprises حکومت پنجاب برائے سال 16-2015 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 25۔ جنوری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب وحید اصغر ڈوگر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی چار آڈٹ رپورٹیں برائے سال 13-2012 اور سات آڈٹ رپورٹیں برائے سال 15-2014 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب وحید اصغر ڈوگر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی چار آڈٹ رپورٹیں برائے سال 2012-13 اور سات آڈٹ رپورٹیں برائے سال 2014-15 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی چار آڈٹ رپورٹیں برائے سال 2012-13 اور سات آڈٹ رپورٹیں برائے سال 2014-15 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی چار آڈٹ رپورٹیں برائے سال 2012-13 اور سات آڈٹ رپورٹیں برائے سال 2014-15 کے

بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں مورخہ 31- مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب ذوالفقار غوری مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون انند کاراج پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ذوالفقار غوری: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Anand Karaj Bill 2017 (Bill No.31 of 2017)
moved by Mr Ramesh Singh Arora, MPA (NM-368)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Anand Karaj Bill 2017 (Bill No.31 of 2017)
moved by Mr Ramesh Singh Arora, MPA (NM-368)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Anand Karaj Bill 2017 (Bill No.31 of 2017)
moved by Mr Ramesh Singh Arora, MPA (NM-368)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب آصف محمود مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

زیرو آر نوٹس نمبر 175 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب ڈاکٹر مراد راس مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر مراد راس: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Starred Question No.8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred Question No.8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Starred Question No.8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب ذوالفقار غوری مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ذوالفقار غوری: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں محمد اسلام اسلم مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9340 اور 9282 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Starred Question Nos. 8531, 8960, 9340 and 9282
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred Question Nos. 8531, 8960, 9340 and 9282
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Starred Question Nos. 8531, 8960, 9340 and 9282
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر قانون بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس وقت ایوان میں قائد حزب اختلاف موجود ہیں۔ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ سوموار کو اجلاس بُلانے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اگر کشمیر ڈے پر اسمبلی meet کرتی ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ یہاں پر قرارداد پاس کرنے کے ساتھ ساتھ معزز ممبران کو اظہار خیال کرنے کا موقع بھی ملے گا۔

جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ایک اور تجویز بھی discuss ہوئی تھی اگر اس پر بھی آپ ایوان کی sense لے لیں تو بہتر ہو گا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ next week سے اسمبلی three days in a week meet کرے اور اس اجلاس کو ہم سینیٹ الیکشن تک prolong کریں تاکہ ہمارے days کی requirement پوری ہو جائے اور اسمبلی کا اجلاس بھی مارچ کے پہلے ہفتے تک چلتا رہے۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ہماری بات ہوئی تھی۔ میرے خیال میں three days in a week اجلاس کر لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس طرح ہمارے دن بھی پورے ہو جائیں گے۔ جی، میاں صاحب! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں باقی پارلیمانی لیڈروں کی موجودگی میں یہ discussion ہوئی تھی کہ consecutive two weeks کا ایجنڈا تو آپ نے دیا ہوا ہے۔ یہ مکمل ہو جائے تو اس کے بعد next جو بھی اجلاس کریں اس میں آپ یہ طریق کار adopt کر لیں کہ three days in a week اجلاس کر لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! ایسے بھی ٹھیک ہے کہ اگلے ہفتے اجلاس Monday to Friday کر لیا جائے۔ اس کے بعد Monday, Tuesday and Friday کو اجلاس کر لیا جائے اور پھر دوبارہ Monday کو اجلاس ہو گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے۔ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1437 میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

لاہور: جوہر ٹاؤن کے رہائشی کو بھتہ وصولی کی پرچی اور قتل کی دھمکی سے متعلقہ تفصیلات

1437: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 29۔ جنوری 2018 کی خبر کے مطابق جوہر ٹاؤن لاہور کے رہائشی ارشد چودھری نامی شہری کو 10 لاکھ روپے بھتہ کی پرچی وصول ہوئی ہے۔ بھتہ خوروں نے بھتہ کی ادائیگی نہ کرنے پر اس کو اور اس کے بچوں کو جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی ہے؟

(ب) اس ضمن میں اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) اس واقعہ کی مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔ اس میں بھتہ پرچی والی بات درست نہ ہے۔ مدعی نے اس کی تفصیل اس طرح سے بیان کی ہے کہ میں مسمی ارشد چودھری گزشتہ 35 سال سے شوبز سے منسلک ہوں۔ الفلاح تھیٹر میں کام کر رہا ہوں اور اس کے ساتھ ایک ٹرسٹ بھی قائم کیا ہوا ہے جس کا نام اصعاب میڈیکل کمپلیکس ٹرسٹ ہے۔ کچھ عرصہ سے مجھے وٹس ایپ پر سنگین نتائج کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ مورخہ 11-01-2018 کو ایک شخص کی کال آئی۔ اس کے بعد وٹس ایپ پر message آیا کہ میں افتخار عرف بھولا ہوں اور آپ سے ملنے کو دل کر رہا ہے۔ اس کے بعد اس کا دوبارہ وٹس ایپ آیا کہ آپ کے ساتھ سختی سے پیش آنا پڑے گا

کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے ساتھ علی رضا جیسا سلوک کرنا پڑ جائے۔ مورخہ 24-01-2018 کو جب میں الفلاح تھیٹر سے فارغ ہو کر اپنے گھر جوہر ٹاؤن جا رہا تھا تو میرے ہمراہ ممتاز حسین ولد اللہ دتہ، جہاں زیب ولد سکندر خان بھی تھے۔ جب ہم نہر سے وفاقی کالونی کی طرف مڑے تو دیکھا کہ ایک سفید رنگ کی گاڑی ہمارے ساتھ ساتھ آ رہی تھی جو تھوڑا دُور جا کر رُک گئی اور گاڑی کے رُکتے ہی دو آدمی مسلح پسٹل ہماری طرف آئے اسی اثناء میں سفید گاڑی میں سے ایک شخص اُتر کر ہمارے پاس آیا اُس نے پسٹل تان کر مجھے کہا کہ میرا نام افتخار بھولا ہے تمہیں میری بات کی سمجھ نہیں آ رہی اگر تم اپنی اور اپنے بچوں کی خیریت چاہتے ہو تو کل شام 10 لاکھ روپیہ، جو جگہ میں تمہیں بتاؤں گا، وہاں پہنچا دینا ورنہ جہاں تمہارے بچے پڑھتے ہیں وہ بھی مجھے پتا ہے اور تم جس وقت الفلاح تھیٹر سے نکلتے ہو وہ بھی مجھے پتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ انتہائی سنگین نوعیت کی شکایت ہے اس کے اوپر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور جب افتخار عرف بھولا پر raid ہوا تو یہ bail before arrest میں چلا گیا۔ بعدالت جناب محمد حفیظ الرحمٰن خان ASJ سے اپنی عبوری ضمانت مورخہ 09-02-2018 تک کروائی ہے تو پولیس اپنی بھرپور کوشش کرے گی اس کی عبوری ضمانت خارج کروائی جائے گی اور اس آدمی کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ میں نے پچھلے دنوں اسمبلی سیکرٹریٹ میں توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1406 جمع کروایا تھا۔ میرے علاقے کے 22 سالہ ایک نوجوان کو بے دردی سے قتل کیا گیا۔ مجھے پتا چلا ہے کہ اُس توجہ دلاؤ نوٹس کو آپ کی طرف سے reject کیا گیا کہ یہ امن عامہ کا issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس نوجوان کا تعلق انتہائی غریب گھرانے سے ہے اور پولیس نے ملی بھگت سے اُس کا کیس انتہائی کمزور بنا دیا ہے۔ اُس کی ماں دربدر کی ٹھوکریں کھا رہی ہے---

جناب سپیکر: جناب آصف محمود! آپ اجلاس کے بعد مجھے مل لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بہت مہربانی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یاددہانی کرانے کی کوشش کر رہی تھی کہ پچھلے اجلاس میں میرے کچھ سوالات کے جوابات نہیں آئے تھے تو آپ نے میرے سوالات pending کر دیئے تھے لیکن اس اجلاس میں بھی اُن کے جوابات نہیں آئے، اس کے علاوہ کچھ تحاریک التوائے کار اور کچھ زیرو آرز نوٹس کے جواب بھی نہیں آئے۔

جناب سپیکر: جی محترمہ! آپ تشریف رکھیں، میں check کرا لیتا ہوں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

2017 میں ہونے والی قومی مردم شماری کے حوالے سے اقلیتوں کی تعداد بتانے کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ پچھلے سال 2017 میں پورے پاکستان میں census ہوا اور اُس کے provisional results بھی آ گئے ہیں۔ پورے پاکستان میں اور خصوصی طور پر پنجاب میں اقلیتیں بے حد بے چینی کا شکار ہیں کیونکہ اقلیتوں کے census results ابھی تک نہیں آئے۔ مسیحیوں، ہندو بھائیوں اور نہ ہی سکھ بھائیوں کی تعداد بتائی گئی ہے جبکہ خواتین، مردوں اور خواجہ سراؤں کا بھی اس میں ذکر ہے۔ اس census result میں اقلیتوں کا ذکر ہے اور نہ handicapped کا ذکر ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اقلیتوں کو اس طرح سے نظر انداز کیا گیا ہے کہ اُن کی تعداد نہیں بتائی جا رہی کیا ہماری ماؤں اور بہنوں نے بچے جننے بند کر

دیئے ہیں کہ ہماری تعداد ہی نہیں بڑھتی اور ہمیں بتائیں تو سہی کہ اقلیتوں کی تعداد کم ہوئی ہے یا بڑھی ہے اور پاکستان کو بنانے اور اس کو سنوارنے میں اقلیتوں کا ایک بہت کلیدی کردار رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کا روّیہ بہت ہی نازیبا ہے اور اس سے اقلیتیں بہت پریشان ہیں۔ وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ وہ اس بارے ہمیں آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے جو بات کی ہے وہ بات بالکل درست ہے۔ 1973 میں ہماری اقلیتوں کی جتنی سیٹیں تھیں آج بھی اتنی ہی سیٹیں ہیں اور وفاقی حکومت میں ہمارے اپنے بھائی جناب کامران مائیکل وزیر شماریات ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے بھی اور باقی اقلیتی ممبران نے بھی جناب کامران مائیکل سے بات کی ہے۔ جناب شہزاد منشی نے بھی ایک تحریک التوائے کار دی ہے جو ہم قومی اسمبلی میں بھیجیں گے۔ یہ بات درست ہے کہ ابھی تک اقلیتوں کی تعداد نہیں بتائی جا رہی۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان سے گزارش کروں گا کہ ہمارا بڑا deep concern ہے ہمیں اس تعداد کے بارے میں بتایا جائے اور اس مردم شماری کی بنیاد پر اگلے الیکشن میں ہماری سیٹیں بڑھنی ہیں یا کم ہونی ہیں اُس بارے میں بھی بتایا جائے اور ہماری اس بات کو اوپر تک بھی پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پاکستان کی ساری آبادی کا چونکہ count ہوا ہے تو یقیناً جتنی بھی minorities ہیں اُن کی آبادی count ہوئی ہوگی۔ اُن کی minority wise الگ سے figure الیکشن کمیشن announce کرے گا یا اُس بارے میں بات کی جا سکتی ہے۔ جہاں تک آبادی کو پیش نظر رکھتے ہوئے سینیٹ، قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلیوں میں سیٹوں کا تعلق ہے تو ان سیٹوں میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ بے شک آبادی میں اضافہ ہو گیا ہے اس وقت پاکستان کی آبادی 21 کروڑ کے قریب

ہے لیکن قومی اسمبلی کی سیٹیں پہلے جتنی ہیں اُن میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ پنجاب اسمبلی کی سیٹیں 297 ہی رہیں گی اور پنجاب کی قومی اسمبلی کی سیٹیں 147 تھیں وہ اب 141 ہو گئی ہیں۔ اسی طرح پورے ملک میں قومی اسمبلی کی جنرل سیٹیں غالباً 172 ہیں اُن کی تعداد میں بھی اضافہ نہیں ہو رہا تو یہ بات اُس حساب سے relevant نہیں بنتی کیونکہ آبادی کی وجہ سے سیٹوں میں اضافہ نہیں ہو رہا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے حوالے سے قرارداد آوٹ آف ٹرن ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل حکومت نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ میں نے out of turn ایک resolution جمع کروائی ہے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ عوام سے اب جینے کا حق بھی چھینا جا رہا ہے یہ بڑی زیادتی ہے کہ بین الاقوامی منڈی میں تو پٹرولیم کی قیمتیں نہیں بڑھیں لیکن ہم اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ہر دو مہینے بعد پٹرولیم کی قیمتیں بڑھا لیتے ہیں جس سے ٹرانسپورٹر حضرات نے کرائے ڈبل کر دیئے ہیں۔ ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے consumer goods کے transportation کے اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے تمام چیزوں کی قیمتیں بڑھ جائیں گی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم صوبہ پنجاب کے منتخب نمائندے ہیں تو پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کے خلاف ہمارا احتجاج ریکارڈ ہونا چاہئے اور آپ suspend rules کر کے میری اس قرارداد کو take up کریں اور اس Resolution کو پاس کر کے ہم وفاقی حکومت سے مطالبہ کریں کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کو واپس لیا جائے تاکہ عوام سُکھ کا سانس لے سکیں کیونکہ اُن کی زندگی بہت مشکل ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! قرارداد کی کاپی دے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے قرارداد کی کاپی جمع کرائی ہوئی ہے اور ایک کاپی سیکرٹری صاحب کو بھی دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ وفاق سے متعلقہ معاملہ ہے اور پارلیمنٹ میں حزب اختلاف موجود ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ معاملہ وہاں پر اُٹھایا جانا چاہئے کیونکہ اس معاملے کا صوبائی حکومت سے تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ معاملہ یہاں پر اُٹھانا چاہتے ہیں تو یہ اپنا قرارداد جمع کرا دیں تاکہ اُس سے متعلق جو requisite انفارمیشن ہے میں وہ انفارمیشن حاصل کر لوں تو اس کو کل take up کر لیں یا پھر Monday کو take up کر لیں تاکہ اُس کا مؤثر جواب دیا جا سکے۔ جہاں تک یہ کہتے ہیں کہ عوام کو سُکھ کا سانس آ سکے تو 17۔ جنوری کو حزب اختلاف پارٹیوں کے جلسے کا جو failure ہوا ہے اُس کے بعد قادری صاحب واپس جا چکے ہیں اور عوام نے تو سُکھ کا سانس لے لیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"میاں کے نعرے وجن گے" کی نعرے بازی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ معزز ممبران حزب اقتدار حوصلہ پیدا کریں اور چُپ کر کے میری بات سُنیں کیونکہ میں نے ان کی بات سُنی ہے۔ رانا ثناء اللہ خان اور ان کی جماعت نے جمہوریت، عوام، سکون اور مینڈیٹ کا حوالہ دے کر لوگوں کو زندہ درگور کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! حکومت ہر مہینے ڈیڑھ مہینے کے بعد 2 روپے فی لٹر اور 5 روپے فی لٹر پٹرول کی قیمت بڑھا رہی ہے۔ مجھے رانا صاحب کی یہ منطق سمجھ نہیں آئی کہ یہ معاملہ مرکزی حکومت سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر! ہم عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر یہاں آئے ہیں۔ آپ اس طرح بار بار ناجائز پٹرول کی قیمتیں بڑھا رہے ہیں تو اس سے ہر چیز کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اس ایوان کے اندر سے آواز جانی چاہئے کہ عوام کے منتخب نمائندے ان کی مشکلات کو جانتے ہیں اور اس پر آوازِ احتجاج بلند بھی کرتے ہیں۔ یہ پیغام یہاں سے مرکزی حکومت تک جانا چاہئے کہ فوری طور پر تیل کی قیمتوں میں اضافے کو بند

کیا جائے۔ یہ ساری رقم عوام کے خون پسینے کو نچوڑ کر حاصل کی جا رہی ہے اور یہ رقم اپنے اللے تللوں پر لگا رہے ہیں۔ یہ اربوں روپیہ آئندہ الیکشن کو rigged کرنے کے لئے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو ڈویلپمنٹ کی مد میں دے رہے ہیں۔ یہ غریب عوام سے پیسے لے رہے ہیں اس لئے آپ میری اس قرارداد کو take up کریں اور اس کو ابھی پاس کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"غریبوں کو جینے دو اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ نامنظور" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"وزیر اعظم نواز شریف" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 2۔ فروری 2018 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔